والعصر ○ ان الانسان لفی خسر ○

جامعہ عثمانیہ کا ترجمان

اشاعت خصوصی

تعلیمی سفارشات نمبر

ماہنامہ

العصر

پشاور

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمٰن

اپریل 2004ء صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

Scanned with CamScanner

آپ کی توجہ کیلئے !!

جامعہ عثمانیہ پشاور کے توسیعی منصوبہ میں حلقہ جلوزی علاقہ خٹک چراٹ روڈ نزدیکی میں پچپن کنال وسیع قطعہ اراضی پر دو ہزار طلباء کیلئے تدریسی، رہائشی اور دفتری عمارات کا مجوزہ نقشہ تیار ہو چکا ہے۔ جس میں ڈھائی ہزار نمازیوں کیلئے جامع مسجد ﴿عبداللہ ابن مسعود﴾ کے نام سے ایک وسیع اور خوبصورت مسجد بھی منصوبہ کا اہم حصہ ہے۔ سرسری جائزہ کے مطابق صرف مسجد پر (دو کروڑ) 2,00,00,000 روپے کی لاگت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پاک نام لیکر اس منصوبہ پر کام شروع کیا گیا ہے

کیا معلوم ؟ کہ آپ جیسے درد دین رکھنے والے بے لوث خادم دین مسلمان کی حلال آمدنی میں سے کچھ حصہ اس کے لئے قبول ہو کر آخرت سنوارنے کا ذریعہ ثابت ہو۔ اس لئے آپ اس مقدس مشن میں اپنا حصہ سریا، سیمنٹ، باجری ریت یا عماراتی لکڑی کی شکل میں ڈال سکتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس اہم خدمت کیلئے قبول فرمائے۔ آمین

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عثمانیہ پشاور

Scanned with CamScanner

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان
ماہنامہ

العصر
پشاور

زیر سرپرستی
حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدہم

مجلس ادارت
مدیر مسؤل
مفتی غلام الرحمٰن
نائب مدیر
مولانا ذاکر حسن نعمانی

مجلس مشاورت
مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن
قانونی مشیر
نثار خان ایڈووکیٹ

اپریل 2004ء صفر المظفر ۱۴۲۵ھ جلد ۱۰ شمارہ ۴

فہرست مضامین

صدائے عصر	اداریہ	۲
تعلیمی کمیشن کی رپورٹ	ادارہ العصر	۶

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر۔ صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱-۰۹۱

پبلشر و دفتر
مفتی غلام الرحمٰن نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ 15 روپے / زر سالانہ اندرون ملک 125 روپے بیرون ملک 25 ڈالر کی قیمت

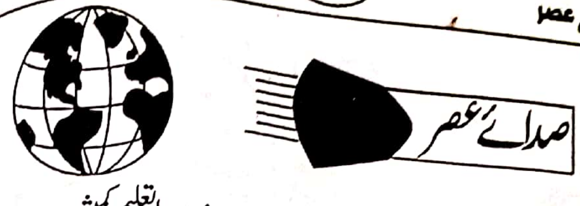

شریعت ایکٹ کی منظوری سے معرض وجود میں آنے والے تعلیمی کمیشن صوبہ سرحد 2003ء کے پہلے مرحلہ کی رپورٹ آپ کے ہاتھوں میں ہے- یہ رپورٹ ایسے وقت میں پیش کی گئی- جب مرکزی سطح پر نصاب تعلیم کو کھلونا بنا کر اس میں شرمناک قطع و برید کی ناکام کوشش کی گئی- اور مرکزی وزراء نے پارلیمنٹ کے فلور پر ایسے افسوس ناک بیانات سے بھی گریز نہیں کیا- کہ مذہب کا بیالوجی سے کیا تعلق؟

الحمدللہ صوبائی حکومت کے مضبوط موقف کی برکت سے بے دین عناصر کی یہ کوشش صوبائی سطح تک اس وقت تو منظر عام پر ہی نہیں آ سکی ہیں- لیکن یہ عناصر مستقبل میں کسی نئے عسکری حکمران کے وجود سے فائدہ اٹھا کر روشن خیالی کے کسی روپ میں ظاہر ہو کر بہت کچھ کر سکتے ہیں- اس لئے تعلیم کو ایسی مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کی ضرورت ہے کہ کسی کو اس کی شکل مسخ کرنے کا موقع نہ مل سکے- تعلیمی کمیشن کی یہ رپورٹ موجود نظام میں اصلاح کے حوالہ سے ایک مثبت کوشش ہے- خدا کرے کہ اس کے متوقع ثمرات سے پوری قوم خاص کر اہلیان صوبہ سرحد جلد فیض یاب ہوں- تاہم صوبائی دائرہ اختیار کو مدنظر رکھتے ہوئے پورے نظام کی تبدیلی کی توقع رکھنا بے جا ہے- ہاں اتنا ضرور ہے کہ رپورٹ کو عملی جامہ پہنانے سے نظام تعلیم میں ایک مسلمان قوم کے نظام تعلیم کا عکس ضرور ظاہر ہوگا- اور ایسے ماحول میں پھلنے پھولنے والے بچے کل بڑے ہو کر دین اور مذہب سے بغاوت کا رویہ نہیں اپنائیں گے- اور نہ مذہب سے دوری اپنے مہذب ہونے کی دلیل سمجھیں گے- بلکہ اللہ تعالیٰ سے تقرب علمی ترقی کا ذریعہ سمجھیں گے- اور ایک مسلمان معاشرہ کی یہی بڑی کامیابی ہے- بلکہ ﴿درس نظامی﴾ گروپ کے اجراء کا خواب اگر شرمندہ تعبیر ہوا اور کالج کی سطح پر شریعت فیکلٹی کے قیام کو پذیرائی ملی اور دراسات علیا میں علمی ذوق پیدا کرنے کی کوشش ثمر آور ثابت ہوئی- تو یونیورسٹیاں بھی معاشرہ کو وہ شخصیات مہیا کر سکیں گی- جو دینی مدارس مہیا کرتے ہیں- تعلیمی کمیشن نے تعلیم نسواں کے حوالے

اس نکتہ کا خصوصی طور پر جائزہ لیا ہے- کہ صوبہ سرحد میں خواتین کی تعلیم کی کمی کی بنیادی وجہ معاشی نہیں بلکہ معاشرتی ہے- ورنہ حکومت نے صوبہ بھر میں گرلز سکول قائم کر کے تعلیم کے مواقع فراہم کئے ہوئے ہیں- پھر بھی بعض اضلاع ایسے پائے جاتے ہیں- جہاں میٹرک کی سطح کا ایک گرلز سکول بھی تعلیمی سرگرمیاں جاری نہ رکھ سکا- درحقیقت خواتین کے موجودہ نظام میں صوبہ سرحد کے معاشرتی اور ثقافتی ماحول کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے-

صوبہ سرحد ایک دینی ثقافتی ماحول کا حامل صوبہ ہے- جبکہ زنانہ سکولوں میں جس ماحول کو اپنایا گیا ہے- اس میں بے پردگی، بے حیائی اور مرد و زن کے بے جا اختلاط کو فروغ دیا جا رہا ہے- اور ترقی کی معراج یہ قرار دی جا رہی ہے- کہ بچی تعلیم کے زیور سے بہرور ہو کر سر سے دوپٹہ پھینکے اور یورپ جیسے مادر پدر آزاد ماحول کو اپنائے- چنانچہ اس ماحول کے ہوتے ہوئے والدین کا اعتماد لڑکیوں کے تعلیمی اداروں پر نہیں رہا- اچھے خاصے گھرانوں کی قابل بچیاں اس آزاد ماحول کی وجہ سے تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں- کمیشن کی رائے ہے کہ اگر حکومت تعلیمی نفسیات کے حوالہ سے معاشرتی حالات کا ادراک کر کے پرامن ماحول فراہم کرنے میں کامیاب ہو جائے- تو خواتین کے لئے تعلیمی پالیسی آگے بڑھ سکتی ہے- والدین اس وقت اپنی بچیاں سکول اور کالج بھیجنے کے لئے تیار ہوں گے- جب ان کو یقین ہو کہ تعلیم سے ان کی بچیوں کے کردار کی تعمیر ہوگی- تخریب نہیں- یہی وجہ ہے کہ علماء کرام نے حالات کی نزاکت کا احساس کر کے جب صوبہ سرحد میں بنات کے مدارس قائم کئے تو عوام نے کھلے دل سے اس کو خوش آمدید کہا- آج صوبہ بھر میں کثیر تعداد میں بچیاں دینی مدارس میں زیر تعلیم ہیں-

مجلس عمل کی صوبائی حکومت تعلیم کے حوالہ سے جس جذبے اور خلوص سے کام کر رہی ہے- اور علماء کی سرپرستی میں کمیشن نے جو رپورٹ پیش کی ہے- اس سے اس بے بنیاد پروپیگنڈہ کی بے ثباتی واضح ہوتی ہے- جو اسلام کو تعلیم و تحقیق کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں- حالانکہ اسلام تو دنیا کا وہ عالمگیر مذہب ہے- جو تعلیم اور تحقیق کو عبادت کا درجہ دیتا ہے- اور سائنسی میدان میں رہبری و رہنمائی کر کے مسلمانوں کو اس میدان میں قدم بڑھانے کی دعوت دیتا ہے- قرون وسطیٰ کا علمی دور اس کا واضح ثبوت

ہے کہ مسلمانوں نے سائنسی میدان میں اس وقت کارنامے سرانجام دیے۔ جب آج کے نام نہاد محققین زندگی کے آداب تک سے نابلد تھے۔ بدقسمتی سے مسلمان بعد ازاں ایسے حالات کا شکار ہوئے۔ کہ دشمنان اسلام نے بڑی عیاری سے تحقیق کے میدان پر قبضہ جمانے کی مذموم کوشش کی۔ اور اس میں کامیاب بھی ہوئے۔

سرکاری تعلیمی ادارے وسائل کی فراوانی سے تحقیق کو اچھا فروغ دے سکتے ہیں۔ لیکن ان اداروں میں یہ کام نہیں ہورہا۔ دینی مدارس اس میدان میں نمایاں کارنامے سرانجام دیتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے دینی مدارس ان وسائل سے محروم ہیں جن کی ضرورت اس میں پڑتی ہے اور جو سرکاری اداروں میں میسر ہیں، خدا کرے کہ مدارس عربیہ کو وہ وسائل فراہم ہوں۔ جن کی وجہ سے ان کی حریت پر زد نہ پڑے، تو انشاء اللہ مدارس آج بھی قرون وسطی کی تاریخ دہرا سکتے ہیں۔

17 اپریل کو ﴿فرنٹیر ہاؤس﴾ میں ایک سادہ مگر پروقار تقریب میں کونسل کی طرف سے راقم الحروف نے یہ رپورٹ جناب محمد اکرم خان درانی صاحب وزیراعلی صوبہ سرحد کے حوالہ کی۔ اس موقع پر صوبائی وزراء کمیشن کے اراکین، صوبہ کے اعلی افسران اور ارباب قلم کی کثیر تعداد موجود تھی۔ جناب وزیراعلی صاحب نے چیف سیکرٹری کو رپورٹ پر عمل درآمد کے لئے فوری طور پر ہدایات جاری کیں۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ جن امور پر قانون سازی کی ضرورت ہو۔ ہم اس کے لئے قانون سازی بھی کریں گے۔ اور مرکز سے وابستہ امور سفارش کے طور پر مرکز کے حوالہ کریں گے۔ خدا کرے کہ کمیشن کی یہ رپورٹ محکمہ تعلیم کی اصلاح کے لئے بہتر رہبری اور رہنمائی کا ذریعہ ثابت ہو۔

تعلیمی کمیشن کی رپورٹ اگرچہ سرکاری رپورٹ ہے۔ لیکن عوام کی اطلاع کے لئے اس کو زیادہ سے زیادہ مشتہر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس لئے ادارہ ﴿العصر﴾ اس کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔ کمیشن کی سرگرمیاں آئندہ بھی جاری رہیں گی۔ اس لئے ارباب علم ودانش اور تعلیمی ذوق رکھنے والے حضرات سے بھی درخواست ہے کہ وہ کمیشن کو اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے مطلع کریں۔ خدا کرے کہ آپ کا ایک چھوٹا سا مشورہ صوبہ بھر کے تعلیمی ماحول کی تبدیلی کا ذریعہ بنے۔

والعصر o ان الانسان لفی خسر o

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حکومت صوبہ سرحد تعلیمی کمیشن	
-1	کی تشکیل (نوٹیفیکیشن)	6
	پیش لفظ	9
-2	مقاصد تعلیم، تربیت اساتذہ اور	
-3	کردار سازی	15
	نصاب تعلیم کی اصلاح بحوالہ مقاصد تعلیم	24
-4	شرح خواندگی میں اضافے کی ضرورت اور	
-5	تعلیم نسواں کی اہمیت	38
	سرکاری اداروں پر اعتماد کی بحالی کے لئے	
-6	انتظامی ڈھانچہ کی اصلاح	49

Scanned with CamScanner

محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات وکتب خانہ جات صوبہ سرحد

مورخہ: ۵ دسمبر ۲۰۰۳ء

نوٹیفکیشن

۱) نمبر ایس او (جی)/ہائیر ایجوکیشن/۱-۱۲/ ۲۰۰۳ شمال مغربی سرحدی صوبہ شرعی ایکٹ ۲۰۰۳ء کے سیکشن ۷ کے ذیلی دفعہ ۲ میں دیئے گئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے حکومت صوبہ سرحد تعلیمی کمیشن کی تشکیل کرتی ہے۔ جو کہ حسب ذیل چیئرمین / ممبران پر مشتمل ہوگا۔

۱) جناب مفتی غلام الرحمٰن، مہتمم جامعہ عثمانیہ نوتھیہ پشاور

چیئرمین

۲) جناب مولانا فضل علی حقانی صاحب وزیر تعلیم، صوبہ سرحد

ممبر

۳) جناب حسین احمد کانجو، وزیر سائنس وٹیکنالوجی صوبہ سرحد

ممبر

۴) جناب ڈاکٹر محمد ساعد سینیٹر

ممبر

۵) جناب ڈاکٹر ذاکر شاہ، ایم پی اے

ممبر

۶) پروفیسر محمد نذیر، سابق ناظم (اعلیٰ تعلیم) صوبہ سرحد

ممبر

۷) جناب ڈاکٹر قبلہ آیاز، ڈین فیکلٹی علومِ اسلامیہ پشاور یونیورسٹی

ممبر

۸) محترمہ ڈاکٹر آشا شفیق، پرنسپل الزبتھ پبلک سکول ڈبگری گارڈنز پشاور

ممبر

۹) محترمہ سلمیٰ مسعود خان، ڈائریکٹر LIMS حیات آباد پشاور

ممبر

۱۰) جناب گوہر زمان، پرنسپل فرنٹیئر چلڈرن اکیڈمی (FCA) حیات آباد

ممبر

۱۱) محمد رحیم حقانی، پرائیویٹ سیکریٹری وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

سیکریٹری

۱۲) پروفیسر سعید اللہ جان ایسوسی ایٹ پروفیسر (اردو) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بنوں

ممبر

۱۳) کوئی اور ممبر / ممبران جن کو کمیشن بلانا چاہے۔

ب) مذکورہ کمیشن کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہوں گے۔

i) کمیشن اس امر کو یقینی بنائے گا۔ کہ صوبہ سرحد میں تعلیمی نظام، شریعت کی درس وتدریس اسلامی کردار سازی اور اسلامی تربیت کا ضامن ہو۔

ii) کمیشن موجودہ تعلیمی نظام کا جائزہ لے گا۔ اور مذکورہ بل کی دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۱) میں درج مقاصد کے حصول کے لئے سفارشات پیش کرے گا۔

iii) کمیشن اپنی رپورٹ بل کی صورت میں مرتب کرے گا۔ جسے ضروری قانون سازی کیلئے صوبائی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔

صوبہ سرحد کے زیر انتظام تمام ادارے، مقامی حکومتیں اور انتظامی حکام کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے کے پابند ہوں گے۔ اور محکمہ اعلیٰ تعلیم ومحکمہ مدارس وخواندگی صوبہ سرحد کمیشن کے انتظامی امور کے ذمہ دار ہوں گے۔

Scanned with CamScanner

انتظامی معتمد:

(اعلیٰ تعلیم، دستاویزات وکتب خانہ جات)

شمال مغربی سرحدی صوبہ سرحد

تظہیر نمبر و تاریخ ایضاً

نقل برائے اطلاع:

۱) چیئرمین تعلیمی کمیشن صوبہ سرحد

۲) وزیر تعلیم صوبہ سرحد

۳) ممبران تعلیمی کمیشن صوبہ سرحد

سیکشن آفیسر (جنرل)

تظہیر نمبر و تاریخ ایضاً

نقل برائے اطلاع:

۱) معتمد اعلیٰ (چیف سیکرٹری) صوبہ سرحد

۲) تمام انتظامی معتمدین صوبہ سرحد

۳) معتمد برائے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

۴) معتمد برائے گورنر صوبہ سرحد

۵) ناظم (اعلیٰ تعلیم) صوبہ سرحد

۶) ناظم دستاویزات وکتب خانہ جات صوبہ سرحد

۷) ناظم مدارس وخواندگی صوبہ سرحد

۸) ناظم تعلیم (فاٹا) پشاور

سیکشن آفیسر (جنرل)

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکومت صوبہ سرحد نے شمال مغربی سرحدی صوبہ شرعی ایکٹ ۲۰۰۳ء کی دفعہ ۷ ذیلی دفعہ ۲ کے تحت ۹ دسمبر ۲۰۰۳ء کو بارہ رکنی "تعلیمی کمیشن" کی تشکیل کا اعلان کیا۔ ۱۳ دسمبر کو کمیشن کا افتتاحی اجلاس ہوا۔ کمیشن نے اپنے اولین اجلاس میں راہ عمل کا تعین کرکے ترجیحی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت محسوس کی اور متفقہ طور پر یہ نکتہ سامنے آیا کہ کمیشن رسمی کمیٹیوں کی سفارشات اور تجاویز مرتب کرنے کی بجائے عملی میدان میں ایسی تجاویز پیش کرے جن پر مختصر وقت میں عمل کرکے مطلوبہ نتائج سامنے آئیں۔ آٹھ ہفتوں کی قلیل مدت میں بارہ اجلاس کرکے کمیشن اس پوزیشن میں ہے کہ پہلے مرحلہ کی تجاویز حکومت کو پیش کر سکے۔

کمیشن نے یہ بات محسوس کی کہ تعلیم سے وابستہ ہر فرد اگر اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرکے محنت، جفاکشی، نظم وضبط، دیانت وامانت اور پابندی وقت کا مثالی نمونہ پیش کرے تو پورے معاشرہ پر ایسے مثبت نتائج مرتب ہونگے، جن کی بدولت جملہ معاشرتی کمزوریوں کے مقابلہ کے لئے آنے والی نسل میں قوت مدافعت پیدا ہوگی اور موجودہ دور کی کئی مشکلات پر قابو پایا جا سکے گا۔ کمیشن نے یہ بھی محسوس کیا کہ عالمی میدان میں مسلمانوں کے احساس کمتری اور قائدانہ صلاحیتوں سے محرومی کی بنیادی وجہ تعلیمی پسماندگی ہے۔ اگر اسلامی معاشرہ میں رہتے ہوئے نجی، سرکاری، شخصی اور اجتماعی طور پر تعلیم پر وہ توجہ دی جائے جس کی یہ متقاضی ہے، تو یقیناً مسلمان اپنی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کرکے قرون وسطیٰ کی طرح علمی میدان کی قیادت کی باگ ڈور سنبھال سکتے ہیں اور "اسلامی سائنس" کی ایک نئی اصطلاح ایجاد کی جا سکتی ہے۔

اس عالمی سوچ وفکر اور اعلیٰ وارفع مقاصد کا حصول یقیناً جہد مسلسل کا محتاج ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ پورے نظام تعلیم کو عصری تقاضوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے مکمل تبدیلی لائی جائے۔ نو آبادیاتی نظام حکومت سے ملی ہوئی وراثت کو جڑ سے اکھاڑ کر از سر نو ایک نیا نظام مرتب

کیا جائے جس میں ایک آزاد اور خود مختار قوم و ملک کی تہذیب و ثقافت کی عکاسی ہو تاکہ اس نظام سے تربیت یافتہ افراد تابعدار غلام ہونے کی بجائے قائدانہ صفات کے حامل ہوں۔ لیکن کمیشن یہ خطرہ محسوس کرتا ہے کہ صوبائی دائرہ اختیار کو دیکھتے ہوئے اگر ایسی تجاویز دی جائیں جن سے پورے نظام میں تبدیلی محسوس ہو تو شاید یہ مشورے بھی الماریوں کی زینت بن کر رہ جائیں اور عملی میدان میں مطلوبہ ثمرات اور نتائج سامنے نہ آسکیں کیوں کہ یہ کمیشن جس قوت اور اختیار کا متقاضی ہے وہ آئینی اعتبار سے صوبہ کے دائرہ اختیار میں نہیں، اس لئے کمیشن کی یہ کوشش ہے کہ "مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ"۔ لہٰذا چند ایسی تجاویز دی جائیں جن سے عملی میدان میں نتائج سامنے آسکیں۔ پورا نظام نہ بھی بدلے لیکن دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے اصلاحی پہلو مدنظر رہے اور جو تعمیری تبدیلی رونما ہو وہ غنیمت سمجھی جائے۔

لہٰذا تعلیمی کمیشن آئندہ کے لئے اِن شاءاللہ تعالیٰ پورے نظام کی خامیوں کی نشاندہی کرنے کے ساتھ اصلاحی تجاویز پیش کرنے کا عزم رکھتے ہوئے سردست چند اہم اور فوری توجہ طلب مسائل کے بارے میں قابل عمل تجاویز کی سفارش کرتا ہے۔ مذکورہ مسائل درج ذیل ہیں۔

۱) مقاصد تعلیم، تربیت اساتذہ اور کردار سازی۔

۲) نصاب تعلیم کی اصلاح بحوالہ مقاصد تعلیم۔

۳) شرح خواندگی میں اضافہ کی ضرورت اور تعلیم نسواں کی اہمیت۔

۴) سرکاری اداروں پر اعتماد کی بحالی کے لئے انتظامی ڈھانچے کی اصلاح -

۱) مقاصد تعلیم، تربیت اساتذہ اور کردار سازی پر خصوصی توجہ کی ضرورت:

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم معاشرہ میں تعلیم کو وہ مقام نہ دے سکے جو ایک اصلاحی معاشرہ میں اس کو دیا جانا چاہیے۔ ہم تعلیم کے ان مقاصد و اہداف سے لاعلم ہیں جن کا بحیثیت مسلمان ہمیں ادراک ضروری ہے۔ ہم تعلیم کو محض روزگار اور شکم پروری کا ایک وسیلہ سمجھتے ہیں اور تعلیم سے ہماری وابستگی بھی صرف مادی ضرورت کے دائرہ تک محدود ہے۔ جسکا نتیجہ یہی رہتا ہے کہ حصول روزگار کے لئے جب بھی متبادل ذرائع میسر ہوں تو ہمیں تعلیم یاد نہیں رہتی اور نہ اس کے حصول کی فکر رہتی ہے۔

کمیشن یہ محسوس کرتا ہے کہ تعلیم جیسی مقدس اور ارفع نعمت خداوندی کو شکم پروری کے لئے بنیادی وسیلہ قرار دینا خود اسکی اہانت کے مترادف ہے، بلکہ بحیثیت مسلمان ہمیں تعلیم کے بارے میں نظریہ ضرورت کی بجائے اس نظریہ کو فروغ دینا ہوگا کہ " تعلیم ہماری عبادت ہے"۔ اس تصور سے زندگی کے کسی مرحلہ پر استغناء ممکن نہیں اور تعلیم سے غفلت آمیز روّیہ رکھنا صرف موجب گناہ ہی نہیں بلکہ قابل تعزیر جرم بھی ہے اسلئے کمیشن کی یہ رائے ہے کہ تعلیم معاشرہ کے ہر فرد کا بنیادی حق ہے اور ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ وسائل تعلیم فراہم کر کے معاشرہ کو تعلیم کے لئے سازگار مواقع مہیا کرے۔ کمیشن نے اس کے لئے تعلیم کے مقاصد واضح کر کے رہنما اصول کی نشاندہی کی ہے اور اس کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے ممکنہ حد تک وسائل و ذرائع کی نشاندہی بھی کی ہے تاکہ مقصد تک پہنچنے کے لئے سفر آسان رہے۔ لیکن یہ حقیقت بھی کسی سے مخفی نہیں کہ معاشرہ میں تعلیم کو فروغ دینے اور اس کی عظمت بحال کرنے کے لئے ایسے رجال کار کی ضرورت ہے جن کے لئے تعلیم طبیعت ثانیہ ہو، خود بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں اور اپنی تعلیم پر اعتماد رکھتے ہوئے دوسروں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے جنون کا جذبہ رکھتے ہوں۔ کمیشن یہ ضروری سمجھتا ہے کہ ایسے رجال کار پیدا کرنے کے لئے تربیت پر زور دیا جائے تاکہ ہم معاشرہ کو ایسے اساتذہ دے سکیں جن کی زندگی معاشرہ میں مثالی ہو اور ان کے حلقہ تربیت سے فیض یافتہ تلامذہ معاشرہ میں اخلاق حسنہ و اوصاف حمیدہ کے مالک ہوں۔ کمیشن اس سلسلہ میں ہر استاد کے لئے خواہ اعلیٰ تعلیمی ادارے کا استاد کیوں نہ ہو تربیت ضروری قرار دیتا ہے۔

کمیشن یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ پرائمری اساتذہ کا کردار چونکہ تعلیمی میدان میں بنیادی ہے، اس لئے یہ اساتذہ خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔ کمیشن تربیت اساتذہ اور کردار سازی کے حوالہ سے اساتذہ کو معاشرہ میں ایک ایسے اعلیٰ مقام پر دیکھنے کا خواہاں ہے جس سے اس پیشے کی تقدیس بحال ہو اور قابل تعلیم یافتہ افراد ترجیحی بنیادوں پر اس شعبہ کو اختیار کریں، بلکہ مسند تدریس سے وابستگی کو اپنی زندگی کا گرانقدر سرمایہ سمجھیں۔

۲) نصاب تعلیم پر نظر ثانی بحوالہ مقاصد تعلیم:

کمیشن کافی غور و خوض کے بعد یہ ضروری سمجھتا ہے کہ مقاصد تعلیم کو پایہء تکمیل تک پہنچانے کے

Scanned with CamScanner

لئے اگر ایک طرف باکردار اساتذہ کی ضرورت ہے تو دوسری طرف ایک جامع، مربوط اور اول سے لیکر آخر تک تدریجی ارتقاء کے حامل نصاب کا دستیاب ہونا بھی ضروری ہے تاکہ یہ نصاب ملک کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کا محافظ بھی ہو یعنی اس نصاب کو پڑھنے والا ملک کا وفادار اور دینی اقدار کا حامل ہو۔ ہمیں ایک ایسے نصاب کی ضرورت ہے جس کو پڑھنے والا مذہب سے دور بھاگنے کی بجائے اپنے عقیدہ میں پختگی کا حامل ہو۔ اگر ایک طرف یہ ڈاکٹر، انجینیئر یا سائنسدان ہو تو اس کے ساتھ وہ کم از کم شب وروز زندگی میں مذہبی اعتبار سے اپنی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ ہو۔ اس کے لئے کمیشن نصاب تعلیم کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ نیز نصاب تعلیم کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے قدیم متروک اصطلاحات اور نظریات کی بجائے ان نظریات کو فروغ دینا چاہتا ہے جو طلبہ وطالبات کے لئے سمجھنے میں آسانی پیدا کریں۔ کمیشن نے اس سلسلہ میں ذریعہ تعلیم کے بارے میں بھی اپنی رائے دی ہے تاکہ بچوں کی تعلیمی نفسیات اور علاقائی ماحول کی رعایت بھی ہو سکے۔

۳) شرح خواندگی میں اضافہ اور تعلیم نسواں کی اہمیت:

کمیشن صوبہ کی تعلیمی کیفیت سے آگہی کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ تعلیم کی موجودہ رفتار کو سامنے رکھتے ہوئے ۲۰۱۵ء تک قومی تعلیمی پالیسی کی روشنی میں خواندگی کے سو فیصد ہدف کا حصول صرف مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے اس جہت میں کسی مصلحت پسندی کا شکار ہونے کی بجائے ہنگامی بنیادوں پر کام کی ضرورت ہے تاکہ مقررہ وقت سے قبل ہی ہدف پورا کیا جا سکے۔ کمیشن ہنگامی بنیادوں پر تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دو ضلعوں کو بطور ماڈل لینے کا مشورہ دیتا ہے۔ اسی طرح کمیشن نے یہ بھی محسوس کیا کہ صوبہ سرحد میں خواتین کی تعلیم کی شرح قابل افسوس ہی نہیں بلکہ باعث ندامت بھی ہے۔ بعض ایسے علاقوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جہاں خواتین کی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ کمیشن نے جہاں ان اسباب اور محرکات کو جاننے کی کوشش کی جن کی وجہ سے خواتین کی تعلیمی شرح متاثر ہے وہاں یہ حقیقت بھی ظاہر ہوئی کہ اس میں بنیادی کردار مناسب تعلیمی ماحول کے فقدان کا ہے۔ صوبہ سرحد ملک کا دینی ثقافت اور مشرقی روایات سے منور صوبہ ہے۔ یہاں کے

باشندوں میں تدین، شرم وحیا اور پردہ کا اہتمام زیادہ ہے۔ تاحال تعلیمی پالیسیوں کی ترتیب میں صوبہ کے ثقافتی ماحول کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تعلیمی اداروں میں ہر دو اصناف کی بے جا موجودگی، مغربی آزاد معاشرہ کی نقالی اور بے پردگی کا حامل نظام تعلیم یقیناً اس صوبہ کے ماحول سے ہم آہنگ نہیں۔ ساز گار ماحول مہیا نہ ہونے کی وجہ سے کئی معزز خاندانوں کی بچیاں اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھنے سے قاصر رہتی ہیں۔ جسکی وجہ سے زندگی کے کئی شعبوں میں خواتین کی قلت محسوس ہوتی ہے۔ کمیشن نے اس سلسلے میں سازگار ماحول فراہم کرنے کی سفارش کی ہے تاکہ لوگ اعتماد کی فضا میں اپنی بچیاں تعلیمی اداروں میں بھیج سکیں۔

۴) سرکاری اداروں پر اعتماد کی بحالی کے لئے انتظامی ڈھانچہ کی اصلاح:

کمیشن اس تلخ حقیقت کا اظہار بھی اپنا فریضہ سمجھتا ہے کہ سرکاری اداروں پر معاشرہ کا اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا تعلیمی نظام طبقاتی تفریق کا شکار ہے۔ اعلیٰ تعلیم تک رسائی ان بچوں کی دسترس سے باہر رہتی ہے جن میں پرائیویٹ اداروں کی بڑی فیس ادا کرنے کی سکت نہیں ہوتی۔ قدیم انتظامی ڈھانچہ اور بعض مصلحت آمیز اقدامات سے سرکاری تعلیمی ادارے اپنی موجودہ حیثیت بھی روز بروز کھو رہے ہیں، جبکہ معاشرہ میں ایک نام نہاد طبقہ اشرافیہ (جو اپنے آپ کو ہر دور میں قانون سے ماورا سمجھتے ہوئے حسب منشاء قانون اور قاعدہ کی تشریح اپنا حق سمجھتا ہے) کا بھی تعلیمی فضا کو مکدر بنانے میں اہم کردار ہے۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے اچھے سے اچھے منصوبے بھی ادھورے رہ جاتے ہیں اور بہتر سے بہتر اصلاحی تجاویز بھی اس وقت تک کارگر ثابت نہیں ہو سکتیں، جب تک انتظامی تبدیلی نہ لائی جائے۔ لہٰذا کمیشن نے اس سلسلے میں ان خامیوں کے ازالہ اور بے احتیاطی کے تدارک کے لئے چند انتظامی اصلاحات بھی تجویز کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کمیشن کی اس محنت سے سرکاری اداروں پر اعتماد بحال ہو۔

مفتی غلام الرحمٰن
چیئرمین صوبہ سرحد تعلیمی کمیشن
مورخہ ________

Scanned with CamScanner

پس تحریر

کمیشن کی یہ کوشش رہی کہ رپورٹ میں معاشرے کے اہل علم ودانش اور تعلیمی ماہرین کی آراء سے استفادہ ہو۔اس کے لیے کمیشن نے پہلے مرحلہ میں 26,27 دسمبر 2003 کو تعلیمی ورکشاپ کا اہتمام کیا جس میں 30 کے قریب ماہرین تعلیم شریک ہوئے اور دوسرے مرحلے سیمینار منعقدہ 16 مارچ 2004 میں 70 تعلیمی ماہرین کو دعوت دی گئی۔جنہوں نے بڑی دلچسپی سے شرکت کر کے رپورٹ کو قیمتی بنانے میں اپنا کردار ادا کیا جن میں بعض تجاویز کی کمیشن نے یکم اپریل 2004 کے اجلاس میں منظوری دی۔ایسا ہی محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران اور منتظمین نے بھی تعاون کیا خاصکر جمشید خان تنولی کو ایک اعزازی ممبر کے طور پر جو ذمہ داریاں سونپی گئیں انہوں نے احسن طریقہ سے نبھائیں۔کمیشن ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

دولت پر علم کو ترجیح حاصل ہے۔
کیونکہ علم سے دولت حاصل ہو سکتی ہے۔
مگر دولت سے علم حاصل نہیں ہوسکتا۔

باب 1

مقاصد تعلیم، تربیت اساتذہ اور کردار سازی

1.1 مقاصد تعلیم:

"ہماری ریاست کا مستقبل کافی حد تک لازمی طور پر اس قسم کے طرز تعلیم پر منحصر ہوگا جو ہم اپنے بچوں کو فراہم کریں گے اور اُنھیں پاکستان کے مستقبل کے شہری بنائیں گے۔تعلیم کا مطلب صرف درسی تعلیم کا حصول نہیں۔ بلکہ ہمارے لوگوں کو سائنسی اور ٹیکنیکی تعلیم کی اشد اور فوری ضرورت ہے۔تا کہ ہم مستقبل کی اقتصادی زندگی کی تشکیل کریں اور یہ کہ ہمارے عوام سائنس، مالی امور، تجارت اور خصوصاً منظم طور پر قائم کردہ صنعتوں میں دلچسپی لیں۔ساتھ ہی ہمیں اپنے مستقبل کی نسل کے کردار کی تشکیل بھی کرنی ہے۔ہمیں تعمیری تعلیم کے ذریعے اُن میں عزت ووقار، دیانتداری، ذمہ داری اور قوم کی بے لوث خدمت کے احساس کو اُجاگر کرنا ہے۔" (حضرتِ قائدِ اعظمؒ نومبر 1947)

بنیادی رہنما اصول:

۱۔ معرفت اللہ۔معرفت کائنات۔معرفت نفس اور اطاعتِ رسول اللہ ﷺ۔
۲۔ علم ہر پاکستانی مرد / عورت کے لئے لازمی اور مفت ہے اس سے انحراف قابل گرفت جرم ہے۔
۳۔ ہر مفید علم اسلامی ہے۔
۴۔ سماجی ذمہ داریوں کی تربیت تا کہ مکمل اسلامی طرز زندگی اپنایا جائے۔
۵۔ حاصل کردہ علم کی اشاعت وترویج۔
۶۔ معلم اور متعلم کا مقام معاشرے میں ہر سطح پر بلند ہو۔
۷۔ سازگار اور پاکیزہ ماحول جو کردار سازی میں مدد دے۔

اغراض ومقاصد:

۱۔ پاکستان کے اسلامی معاشرے کے لئے بہترین شہریوں کی فراہمی۔

Scanned with CamScanner

۲۔ بچے کی ذات کی تکمیل، اعلیٰ انسانی اوصاف کا حصول اور پوشیدہ صلاحیتوں کا ابھارنا۔

۳۔ عصری تقاضوں اور جدید ضروریات کا ادراک اور ان کا بہترین علاج۔

۴۔ وحدتِ ملت کا تصور و احترام انسانیت۔

طریق حصول (حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل سہولیات کی فراہمی)

۱۔ مستند اساتذہ کا چناؤ، تقرری اور مناسب وقفہ کے بعد تربیت کا اہتمام۔

۲۔ عملی سہولیات (عمارت، فرنیچر، لائبریری، لیبارٹری، موسم کی مناسبت سے سہولیات کی فراہمی)۔

۳۔ جامع نصاب (مفید مواد، سماجی اور مذہبی اقدار اور عملی سماجی کاموں پر مشتمل)۔

۴۔ اساتذہ اور طلبا کے لئے ترغیبات۔

وسائل:

۱۔ گورنمنٹ بجٹ میں معقول رقم کی فراہمی۔

۲۔ زکواۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف کا اجراء۔

۳۔ مخیر حضرات کے عطیات۔

۴۔ نجی سیکٹر کے تمام تعلیمی اداروں میں اپنے کل طلباء کے ۵ فیصد غریب طلباء کو مفت تعلیم کی فراہمی۔

۵۔ بیرونی مالی و تکنیکی تعاون۔

۶۔ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈوں کے محاصل کی دس فیصد رقم کی محکمہ تعلیم کو ادائیگی۔

اب جبکہ مقاصد تعلیم وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے افراد (اساتذہ) کی تلاش کی جائے جو ان مقاصد کے حاصل کرنے میں مدد دیں۔

رہنما اصول:

۱۔ معلم علم کو معرفت الٰہی کا ذریعہ سمجھے۔

۲۔ علم کی روشنی استاد کو پھیلانی ہے۔

۳۔ معلومات عامہ کے علاوہ اسے مضمون پر گرفت ہو۔

۴۔ طریقہ تدریس پر معلم کو عبور حاصل ہو۔

۵۔ پیشہ، مضمون اور بچوں سے لگاؤ رکھتا ہو۔

۶۔ تدریس کو عبادت سمجھتا ہو۔

۷۔ بچوں کے لئے اچھے کردار کا نمونہ ہو۔

۸۔ اخلاقی تربیت ہر قسم کی ٹریننگ کا جزو لاینفک ہو۔

۹۔ پرائیویٹ تربیتی ادارے برائے اساتذہ کا قیام مجوزہ تدریسی لائسنس کونسل سے مشروط ہو۔

۱۰۔ مہینہ کے ہر آخری دن اساتذہ کی رہنمائی اور ORIENTATION کا پروگرام ہو۔

۱۱۔ استاد کو تحقیق اور جستجو میں آگے بڑھنے کی مسلسل کاوش کی ترغیب ہو۔

اصلاحی تجاویز:

۱۔ انتخاب اساتذہ کے لئے معروضی طریقہ کار وضع کرنا (داخلہ ٹیسٹ، طبعی رجحان کا ٹیسٹ، انٹرویو/میڈیکل بورڈ وغیرہ)۔

۲۔ مؤثر تربیتی پروگرام کا انعقاد (دورانیہ میں طوالت / درسی اور عملی نصاب کی آمیزش/ ترغیبی سطح۔ باقاعدہ کل وقتی تربیت (رہائشی اداروں میں قابل ترجیح)۔

۳۔ مختلف مراتب انٹرمیڈیٹ کے بعد بی۔اے ایجوکیشن، بی۔ایس۔سی ایجوکیشن کا تین سالہ پروگرام اور مابعد ایم۔اے/ایم۔ایس ایجوکیشن کے دو سالہ پروگرام کا اجراء۔ پی آئی ٹی ای (PITE) اساتذہ کو سیکنڈری سکولوں کے لئے تربیت دیں جبکہ آر آئی ٹی ای (RITE) پرائمری سکولوں کے اساتذہ کے لئے ڈپلومہ کورس کا انتظام کریں۔

۴۔ اساتذہ کے لئے تدریسی لائسنس کا حصول ضروری ہو۔ جو ایک مخصوص با اختیار ادارے کی طرف سے جاری ہو۔

۵۔ ترقی کے لئے امتحان کا اجراء یعنی کارکردگی جانچنے کے لئے امتحان کا انعقاد (نگرانی، معائنہ اور امتحان کا نتیجہ)

Scanned with CamScanner

٦۔ اساتذہ کو تربیت دینے کے لئے ماہرین کا تقرر بطور خاص (حوالہ جاتی کتب، نصابی کتب، امدادی
کتب اور دیگر ذرائع کی دستیابی)۔

۷۔ پرائمری سطح پر، جہاں ممکن ہو، خواتین اساتذہ کا تقرر کرنا۔

۹۔ پرائمری سکول کا سربراہ ضرور ٹرینڈ گریجویٹ ہو۔ خاص طور پر جبکہ سکول میں اساتذہ کی تعداد…
ہو اور بچوں کی تعداد دو سو پچاس ہو۔

۱۰۔ ملازمت کے لئے ترغیبات، معاشرتی تعلیمی استعداد میں ترقی۔

۱۱۔ سرکاری اور نجی اداروں میں تعاون اور روابط استوار کرنا۔

۱۲۔ اسلامیات، عربی اور قرأت کے لئے خصوصی لازمی تربیت کا اہتمام کرنا۔

۱۳۔ کالج کے نئے اساتذہ کے لئے پہلی تعطیلاتِ گرما/سرما میں دو مہینے کی جامع تربیت کا اہتمام کر…
۔ پھر ہر تین سال بعد ریفریشر کورس کا اہتمام کرنا۔

1.2 کردار سازی:

ماضی میں لفظ تعلیم ذہنی نشوونما اور کردار سازی کے مفہوم میں مستعمل تھا۔ لیکن شاید پالیسی ساز… اور تعلیمی ناظموں کی کم توجہ کی وجہ سے اب کردار سازی کو اساتذہ اور تعلیمی منتظموں کے فرائض منصبی… حصہ نہیں سمجھا جاتا۔ ورنہ درحقیقت کردار نہ صرف افراد بلکہ اقوام کے اعلیٰ مقدر کا ضامن ہے۔ افراد اور اقوام کے عروج وزوال کا دارومدار ان کے بلند اور پست کردار پر ہے۔ نیک کردار، نیکی کی پہچان، نیکی کی خواہش اور نیکی کا عمل کرنے میں مضمر ہے۔ حسب ذیل رہنما اصول، نصاب تعلیم میں شا… کئے جانے کے لئے تجویز کئے جاتے ہیں۔

رہنما اصول:

۱۔ توحید، رسالت اور آخرت پر پختہ ایمان۔

۲۔ حضورؐ کا آخری خطبہ (وحدت انسانیت کا عظیم درس) سمجھا جائے اور اس پر تہہ دل سے عمل…

جائے۔

۳۔ دوسروں کی مذہبی آزادی۔ تہذیب وثقافت اور طرز زندگی کا احترام۔

۴۔ اسلامی اخلاق اور اسلام کی سماجی اقدار کی حوصلہ افزائی کی جائے اور تخریبی اعمال کی بیخ کنی کی
جائے۔

کردار سازی کے چند پہلو:

انما بعثت لا تمم مکارم لا خلاق

"بیشک مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا"

۱۔ تعلیم یافتہ باعمل مسلمان ہو۔

۲۔ اپنے وطن (پاکستان) سے وفادار ہو۔

۳۔ والدین، اساتذہ، بزرگوں کا فرمانبردار، اور مجموعی برتاؤ میں شائستہ ہو۔

۴۔ تمام جاندار اشیاء (یہاں تک کہ نباتات) سے بھی نرمی سے پیش آئے۔

۵۔ زبان کے استعمال میں نہایت نرم گو ہو۔

۶۔ انسان دوست ہو نہ کہ خود غرض، وسیع النظر ہو نہ کہ کوتاہ نظر۔

۷۔ محنتی ہو نہ کہ کام چور۔

۸۔ صداقت اور دیانت داری کا نمونہ ہو۔

۹۔ اپنے اعمال میں عقل سلیم کیساتھ توازن کا حامل ہو۔

۱۰۔ موجودہ آزمائشوں سے نبرد آزما ہونا جانتا ہو۔

تجویز کردہ نکات:

۱۔ عظیم شخصیتوں کے کارہائے نمایاں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔

۲۔ کردار کی ذاتی مثال (نمونہ) قائم کرنا۔

۳۔ طلباء کیساتھ شفقت اور توجہ سے پیش آنا۔

Scanned with CamScanner

۴۔ جمہوری فضا اور تعاون کا ماحول پیدا کرنا۔

۵۔ اخلاقی کردار کو تقریری مقابلوں، مضامین اور مباحثوں کے ذریعے اجاگر کرنا۔

۶۔ اداروں میں اخلاقی تہذیب کا اجراء (مانیٹری پراکٹری، مشاورتی نظام کے ذریعے) کرنا۔

۷۔ استاد کے کردار کو مثبت معاشرتی تبدیلی کا محرک بنانا۔

۸۔ کارکردگی جانچنے کا طریقہ کار وضع کرنا۔

۹۔ اچھی کارکردگی کی حوصلہ افزائی اور ناقص کارکردگی کی حوصلہ شکنی۔

تجویز کردہ ہم نصابی سرگرمیاں:

۱۔ تقریری مقابلے اور مباحثے۔

۲۔ مروجہ کھیلوں و ورزشوں کے ساتھ ساتھ مارشل آرٹس، نشانہ بازی اور تیراکی وغیرہ کی تربیت۔

۳۔ سکاؤٹنگ اور گرلز گائیڈ۔

۴۔ گشت بیداری (Awareness Walk)۔

i. کردار کی آلودگی کے خلاف مہم۔

ii. تعلیمی آلودگی (نقل کی وباء) کے خلاف مہم۔

iii. ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں آگہی۔

۵۔ ذاتی تنظم و ضبط پیدا کرنے والی سرگرمیاں۔

۶۔ مذہبی، سماجی اور ثقافتی سرگرمیاں۔

۷۔ علاقائی، صوبائی، اور قومی یگانگت کے شعور میں اضافہ۔

۸۔ رہائشی مقابلات (بورڈنگ ہاؤس، ہاسٹل) کی معلومات اور تجربات۔

۹۔ نمائش سائنس۔ آرٹ / کرافٹ (دستکاری)۔

۱۰۔ سٹوڈنٹس جریدہ / شائع شدہ مواد کا اجراء۔

۱۱۔ تعلیمی سیر و سیاحت کا اہتمام۔

۱۲۔ قدرتی آفات کی صورت میں عوامی خدمات۔

Scanned with CamScanner

ضمیمہ:-

کردار سازی

نصاب تعلیم، کتب، اساتذہ کی تربیت اور سکول / کالج کے ماحول کا محور

اسلامی شعائر، اسلامی اقدار اور نظریہ پاکستان ہو۔

قرآن مجید، احادیث مبارکہ، اسلامیات اور اخلاقیات کو اہمیت دی جائے۔

تمام مضامین کو قرآنی تناظر میں ترتیب دیا جائے۔

مثلاً :- **کشش ثقل، موجودہ تعریف:-** "زمین چیزوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے

قرآنی رنگ:- اللہ تعالےٰ نے زمین کو اور خوبیوں کے علاوہ یہ خوبی بھی عطا کی ہے کہ وزنی چیز

کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

یا

ا۔ انار کی جگہ کہدیں کہ

ا انار سرخ اور گول

اللہ نے بنایا، ہم نے کھایا

م مکہ اور مدینہ محمد رسول اللہ ﷺ

مجوزہ عنوانات

برائے درسی کتب، اردو، انگریزی، عربی، پشتو، فارسی، اسلامیات، شہریت، اسمبلی تقریر بحوالہ کردار

سازی

(ا) اخلاقی صفات کی ترغیبات

سحر خیزی	بہادری، بے خوفی
وقت کی پابندی	رزق حلال

Scanned with CamScanner

ہمت، سعی وعمل	فرض شناسی
ادب واحترام	صلہ رحمی
سچائی	امانت، دیانت
خدمت	عدل وانصاف
پاکیزگی، طہارت	محبت، بھائی چارہ
سادگی	رحم
خوش خُلقی	ہمدردی
علمی ذوق وشوق	استقامت
مہمان نوازی	وفاشعاری
اتفاق واتحاد	ایفائے عہد
غیرت، شرم وحیا	نظم ونسق
عفوودرگزر	صبر وضبط
اعتدال	مروت ولحاظ

(ب) اخلاقی بیماریوں سے اجتناب

غیبت، چغلی، جھوٹ، الزام تراشی	خیانت
دھوکہ، فریب، غلط بیانی	بغض، کینہ
منافقت	بزدلی
فساد	بخل
گالی گلوچ، جھگڑا	تکبر وغرور
چوری	خود بینی، خودنمائی
لالچ، حرص، حسد	ریاکاری
رشوت، حرام	دغابازی
غداری	ظلم، تشدد

Scanned with CamScanner

باب نمبر 2

نصاب تعلیم کی اصلاح بحوالہ مقاصد تعلیم، ذریعہ تعلیم

2.1 ابتدائیہ:

حکومت پاکستان کے ایکٹ نمبر x مجریہ 1976ء جسے پارلیمنٹ نے منظور کیا تھا، کی
سے مرکزی حکومت کی وزارت تعلیم کو نصاب سازی کا کلی اختیار حاصل ہے، مذکورہ ایکٹ میں صوبا
سطح پر کسی بنیادی تبدیلی کے لئے مرکزی وزارت تعلیم سے مشاورت کا ایک طریقہ کار موجود ہے۔ اس
باب میں دی گئی سفارشات میں سے جن کا تعلق مرکزی وزارت تعلیم سے ہے انہیں الگ کر لیا جا
اور باقی سفارشات کو فوری طور پر نافذ کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں، مرکزی وزار
تعلیم سے متعلقہ مجوزہ سفارشات کو کلیتاً نافذ کرنے کے لئے باضابطہ طور پر فوری رابطہ قائم کیا جائے۔

2.2 نصاب تعلیم:

1) ہمارے ہاں تعلیم کے جو مختلف مدارج ہیں، انہیں تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

i۔ پرائمری تعلیم ii۔ ثانوی تعلیم iii۔ یونیورسٹی تعلیم

نصاب تعلیم کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ نصاب بیک وقت تدریجی بھی ہو اور تکمیلی بھی۔
مراد یہ ہے کہ پرائمری میں اول سے پنجم تک کے نصاب میں تدریج ہو لیکن پنجم تک مقررہ اہداف تکمیل
کو پہنچ جائیں، تا کہ اگر بچہ پرائمری کے بعد تعلیم چھوڑ جائے تو عملی زندگی میں پرائمری کی حد تک تعلیم
موثر پاتا ہو۔ مثلاً اردو اخبار یا کتاب پڑھ سکے، تلاوت قرآن مجید کر سکے اور روزمرہ کا حساب کتاب کر
سکے، اسی طرز پر ہر مرحلے کا نصاب اپنے اندر تدریج بھی رکھتا ہوں اور تکمیل بھی، اہداف کا تعین ہر
مضمون کے حوالے سے الگ الگ کر لینا چاہیئے۔

2) مقاصد تعلیم کے تعین کے بعد یہ بات طے شدہ ہے کہ بلند کردار کے انسان کی تیاری میں دین
اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسلام صرف عقائد و عبادات کا نام نہیں۔ یہ ایک جامع نظام حیات ہے۔ لیکن

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامیات کا مضمون سب سے زیادہ متاثر ہے اور اس کی اہمیت کو خاص طور پر نظر انداز کیا گیا ہے۔ دین سے آگاہی کی خاطر اسلامیات کا مضمون پرائمری کی سطح سے ہی خاص توجہ کا طالب ہے۔

2.3 سفارشات:

1- ادنیٰ و اول جماعت میں نورانی قاعدہ/یسر نا القرآن پڑھایا جائے، کاپی یا تختی پر حروف و مرکبات کی تحریر کی مشق کرائی جائے۔

2- جماعت دوم میں پارہ اول طریق تہجی سے پڑھایا جائے، حروف و الفاظ کو صحیح مخرج سے ادائیگی کی مشق کرائی جائے۔

3- جماعت سوم میں پارہ 2 تا 6 روانی اور تجوید سے پڑھایا جائے۔

4- جماعت چہارم میں پارہ 7 تا 17 روانی اور تجوید سے پڑھایا جائے۔

5- جماعت پنجم میں پارہ 18 تا 30 روانی اور تجوید سے پڑھایا جائے۔

6- حفظ کے لئے پارہ 30 میں سے مختصر سورتوں کا انتخاب کر کے مختلف جماعتوں کے لئے مقرر کیا جائے، ان سورتوں کا ترجمہ بھی شامل نصاب ہو۔

7- نماز کو جماعت اول سے اس طرح زبانی یاد کرایا جائے کہ جماعت سوم کے آغاز پر طالب علم نماز باجماعت پڑھنے کے قابل ہو جائے۔

8- ایمانیات، عقائد، عبادات و ارکان اسلام، نظام آداب و اخلاق، اسوہ حسنہ کے موضوعات بتدریج جماعت پنجم تک مکمل کرائے جائیں، اس سلسلے میں حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ کے ترتیب دیئے ہوئے رسالہ جات موسوم بہ "تعلیم الاسلام" سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ تاریخ اسلام عہد جاہلیت سے وصال مبارک تک جماعت پنجم میں تکمیل کو پہنچ جائے۔

9- عربی زبان کی مبادیات کو جماعت پنجم تک بتدریج شامل نصاب اسلامیات کیا جائے۔

10- جماعت ششم سے دہم تک اسلامیات لازمی کا نصاب اس طرح ترتیب دیا جائے کہ اسلام بطور ضابطہ حیات متعارف ہو، اس کے لئے اسلام کا نظام معاشرت، نظام اخلاق و آداب، نظام

Scanned with CamScanner

سیاست، نظامِ معیشت اور عدالتی و قانونی نظام متعارف کرایا جائے اعلیٰ جماعتوں، انٹر اور ڈگری کی سطح پر ان نظاموں کا تفصیلی اور تحقیقی مطالعہ ہو۔ اسلامیات کے نصاب میں ''امر بالمعروف'' کے پہلو بہ پہلو ''نہی عن المنکر'' کے موضوعات کو جگہ دی جائے۔ قرآن مجید سے طلباء کی وابستگی مستحکم کرنے کے لئے قرآن مجید سے موضوعاتی بنیاد پر منتخب سورتوں، آیاتِ کریمہ اور ان کا ترجمہ شاملِ نصاب کیا جائے۔ علاوہ ازیں چالیس ایسی احادیث منتخب کر کے شاملِ نصاب کی جائیں، جن کا تعلق اقتصادیات، معاملات اور اخلاقیات سے ہو۔ تاہم کمیشن کے ایک معزز رکن کی رائے ہے کہ قرآن مجید کے پہلے پانچ پاروں کے ترجمہ کو جماعتِ ششم سے دہم تک مرحلہ وار شاملِ نصاب کیا جائے۔

11۔ تاریخ اسلام کو جماعت نہم سے ایک مکمل اختیاری مضمون کی حیثیت سے روشناس کرایا جائے۔ جس میں

ا) خلفائے راشدین کا دور۔

ب) بنوامیہ کا دور۔

ج) اور بنوعباس کا دور شامل نصاب ہو۔

12۔ جماعت نہم و دہم کی طالبات کے لئے حضرت حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی تصنیف "بہشتی زیور" کے ان ابواب کا بطور غیر رسمی تعلیم و بطور اضافی مطالعے کا اہتمام کیا جائے جن کا تعلق شرعی نسوانی مسائل سے ہے، اسی طرز پر طلباء کے لئے سن بلوغت سے متعلق مسائل سے آگاہی کی خاطر اضافی مطالعے کی کتب فراہم کی جائیں۔

13۔ انگریزی، اردو، فارسی، پشتو اور عربی کی نصابی کتب میں اسلامی روایات پر مبنی موضوعات اور معروف تاریخی و علمی شخصیات (Heroes) کو جگہ دی جائے۔

14۔ میٹرک (نہم و دہم جماعت) کی سطح پر ''درس نظامی'' گروپ کی تدریس کا اہتمام کیا جائے۔ اس گروپ کا نصاب ہر ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ کے پاس موجود ہے اور اسے وفاقی وزارت تعلیم نے ترتیب دیا ہے۔

اسی طرح انٹر اور ڈگری کی سطح پر ''شریعت فیکلٹی'' کی تدریس کا اہتمام کیا جائے۔ جیسا کہ

عرصہ دراز سے اسلامیہ کالج پشاور میں ''تھیالوجی گروپ'' کے نام سے رائج ہے۔ پری میڈیکل، پری انجینئرنگ اور آرٹس فیکلٹی کی طرح یہ شریعت فیکلٹی ہوگی۔

15۔ مطالعہ پاکستان کا نصاب اس طرح ترتیب دیا جائے کہ میٹرک (S.S.C) سے بی اے / بی ایس سی تک:

ا) برصغیر میں مسلمانوں کی آمد و عہد حکومت

ب) انگریزی دور حکومت اور جدوجہد آزادی بحوالہ تحاریک و شخصیات

ج) قیام پاکستان اور مابعد کے واقعات و شخصیات پر مشتمل ہو۔

د) اس کے علاوہ ہمارے ارد گرد پڑوسی ممالک، وسط ایشیائی ریاستوں اور اسلامی دنیا سے روابط جیسے موضوعات کو مختلف جماعتوں میں بتدریج پڑھایا جائے۔

س) سکولوں اور کالجوں میں اسلامیات لازمی اور مطالعہ پاکستان کے لئے ٹائم ٹیبل میں روزانہ ایک ایک پیریڈ مخصوص کیا جائے، تا کہ ان دونوں لازمی مضامین کی تدریس کا حق ادا ہو سکے اور مطلوبہ مقاصد کا حصول ممکن بنایا جا سکے۔

16۔ جماعت نہم و دہم میں آرٹس اور سائنس کے طلباء کے لئے ریاضی کا ایک ہی نصاب رکھا گیا ہے، اس نصاب کا آرٹس کے طلباء کی عملی اور آئندہ تعلیمی زندگی سے بہت ہی کم تعلق ہے۔ تجویز یہ ہے کہ آرٹس کے طلباء کے لئے ''جنرل ریاضی'' کا مضمون بحال کر دیا جائے اور ان موضوعات کو شامل نصاب کیا جائے جن کا عملی زندگی سے ربط و تعلق ہو۔ میٹرک (S.S.C) کی سطح پر آرٹس کے طلباء کو اجازت ہو کہ اگر الیکٹیو میتھس (ELECTIVE MATHS) پڑھنا چاہیں تو بجائے جنرل ریاضی، الیکٹیو میتھس پڑھ سکیں تا کہ کالج کی سطح پر انہیں انٹر آرٹس (میتھس، اکنامکس، شماریات) میں داخلہ لینے کی سہولت ہو۔

17۔ پرائمری سے ڈگری تک مقررہ نصاب کی نقول ہر سکول اور کالج میں موجود ہوں اور متعلقہ اساتذہ کو فراہم کی جائیں۔

18۔ انٹر اور بی اے کی سطح پر عمرانی اور لسانی (ادبیات کے) مضامین کے اختیار کئے جانے میں

Scanned with CamScanner

ربط و ہم آہنگی اور ایک دوسرے سے وابستہ افادیت کا فقدان ہے۔ ایک دوسرے سے غیر متعلقہ مضامین کا انتخاب صرف امتحان پاس کرنے کے لئے کیا جاتا ہے، لہٰذا تجویز یہ ہے کہ موزوں (Subjects Combinations) کے لئے وفاقی وزارت سے سفارش کی جائے کہ (Scheme of Studies) کا از سرِ نو جائزہ لے۔

19۔ پرائمری سے ڈگری تک نصاب مربوط اور موضوعی تسلسل کا حامل ہو، مندرجات میں کہیں بھی خلاف اسلام، خلاف ریاست ونظریہ پاکستان اور خلاف اخلاق وروایات کوئی مواد موجود نہ ہو۔ تمام سرکاری ونجی اداروں کا نصاب بالعموم اور انگلش میڈیم سکولوں اور کالجوں کا بالخصوص دین اسلام، شعائر اسلام، ہادیان اور اکابرین اسلام کے بارے میں غلط یا غیر مصدقہ مواد سے بالکل پاک ہو، اس کے لئے کالج اور سکول کے ماہر اساتذہ کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو نصاب میں موضوعی تسلسل اور نظریاتی اساس کا بغور جائزہ لے۔

20۔ انٹر اور ڈگری کی سطح پر I.Ed (تعلیم بطور مضمون) گروپ موجود ہے، لیکن کالجوں میں اسے پڑھانے کے لئے تدریسی عملہ موجود نہیں۔ اس گروپ کی تدریس کے لئے مناسب عملے کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ جو طلباء درس وتدریس کا فطری رجحان رکھتے ہوں انہیں شروع ہی سے مواقع میسر آسکیں۔

21۔ انگریزی زبان کی اہمیت اور افادیت مسلم ہے، اسے اول جماعت سے ہی متعارف کرایا جائے اور انٹر تک بطور لازمی مضمون پڑھایا جائے۔

22۔ صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈ پرائمری سے انٹر تک درسی کتب کی فراہمی کا ذمہ دار رہا ہے۔ قبل ازیں ترتیب وتدوین کے ساتھ ساتھ کتابوں کی اشاعت بھی ٹیکسٹ بک بورڈ کی ذمہ داری تھی۔ لیکن اب (Deregulation) پالیسی کے تحت ٹیکسٹ بک بورڈ کو طباعت اور اشاعت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کیا جارہا ہے، کمیشن بوجوہ اس سلسلے میں کچھ تحفظات اور خدشات رکھتا ہے۔ ان میں درسی کتب کی قیمتوں پر کنٹرول، مندرجات میں غیر یکسانیت اور غیر ہم آہنگی جیسے مسائل کے علاوہ ٹیکسٹ بک بورڈ جیسے آئینی ادارے کے وجود کو لاحق خطرات بھی شامل ہیں۔ کمیشن سفارش کرتا ہے

کہ ڈی ریگولیشن کی پالیسی کو کالعدم قرار دلوا کر ٹیکسٹ بک بورڈ کی اپنی حیثیت کو بحال کیا جائے اور اس کی کارکردگی کو موثر وفعال بنایا جائے، ناقص کارکردگی کی صورت میں اس ادارے کا کڑا احتساب کیا جائے۔

23۔ اردو ایک اہم اور لازمی مضمون ہے، لیکن ہائر سیکنڈری سکولوں میں اردو کے سبجیکٹ سپیشلسٹ کی آسامی تک موجود نہیں، اس کی وجہ سے اردو کا تدریسی معیار بے انتہا پست ہے، لہٰذا کمیشن سفارش کرتا ہے کہ ہر ہائر سیکنڈری سکول میں اردو کے سبجیکٹ سپیشلسٹ (S.S) کی آسامی پیدا کر کے اس پر اردو کے ماہر اساتذہ کا تقرر کیا جائے۔

24۔ ہائر سیکنڈری سکولوں میں سوائے چند ایک کے جہاں سائنسی مضامین پڑھائے جاتے ہیں، باقی میں صرف آرٹس کے مضامین کی تدریس ہوتی ہے، جب کہ اکثر سکولوں میں ہائر سیکنڈری کلاسوں کے لئے الگ عمارتیں بھی تعمیر کی گئی ہیں، جہاں آسانی سے لیبارٹری کی عمارتی سہولیات میسر ہیں۔ ایسے ہائر سیکنڈری سکولوں میں سائنسی مضامین کی تدریس کا اہتمام کیا جائے۔

25۔ تجویز ہے کہ ہائر سیکنڈری سکولوں میں سائنسی مضامین اور کمپیوٹر کی تدریس کا انتظام کیا جائے، اس طرح طلباء کی کثیر تعداد جو کالجوں میں سائنس گروپ میں داخلوں سے محروم رہ جاتی ہے وہ اپنے اپنے علاقوں میں سائنسی علوم پڑھ سکتے ہیں جب کہ نئے کالجوں کے قیام کی نسبت اس پر اخراجات بہت ہی کم ہوں گے۔

26۔ یہی صورت حال ڈگری کالجوں کی ہے، انٹر کی سطح پر سائنس کی تدریس کے انتظامات ہوتے ہیں جب کہ ڈگری کلاسوں میں سائنس کے مضامین پڑھانے کا کوئی بندوبست نہیں۔ کمیشن سفارش کرتا ہے کہ جن ڈگری کالجوں میں بی ایس سی کے مضامین پڑھانے کی سہولت موجود نہیں وہاں ان کی تدریس کا بندوبست کیا جائے۔

27۔ السنہ شرقیہ (عربی، اردو، فارسی، پشتو) کے تین درجاتی امتحانات ہر ثانوی واعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ ہر سال باقاعدگی سے لیتا ہے۔
مدارج حسب ذیل ہیں:۔

Scanned with CamScanner

	Proficiency	High Proficiency	Honours
اردو	ادیب	ادیب عالم	ادیب فاضل
فارسی	منشی	منشی عالم	منشی فاضل
عربی	مولوی	مولوی عالم	مولوی فاضل
پشتو	Proficiency in Pashto	High Proficiency in Pashto	Honours in Pashto

موجودہ حالت میں ادیب یا دوسرے تین مضامین کا امتحان پاس کرنے کے بعد اگر طالب علم میٹرک انگریزی کا امتحان پاس کرلے تو اسے میٹرک کے برابر تصور کیا جاتا ہے۔اسی طرح ادیب عالم یا دوسرے تین مضامین کا امتحان پاس کرنے کے بعد اگر طالب علم ایف اے انگریزی کا امتحان پاس کرلے تو اسے ایف اے کے برابر تصویر کیا جاتا ہے۔بعینہہ ادیب فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد بی اے انگریزی کا امتحان پاس کرلے تو اسے بی اے کے برابر تصور کیا جاتا ہے۔

ماضی میں ان امتحانات سے فارغ شدہ اساتذہ نے السنہ شرقیہ کی تدریس میں نمایاں کردار ادا کیا۔سکولوں میں ان کو ایس وی Senior Vernicular ٹیچر، او ٹی Oriental Teacher کہا جاتا تھا لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر سکولوں میں یہ کیڈرز ختم کردیئے گئے، جس کا سب سے زیادہ نقصان اردو جیسے قومی اور لازمی مضمون کو پہنچا، آج حالت یہ ہے کہ اکثر سکولوں میں ڈرل ماسٹر، ڈرائینگ ماسٹر، قاری یا پھر عربی کا استاد اردو پڑھاتے ہیں، جو اردو کی تدریس کا حق ادا کرنے سے قاصر ہیں، فارسی زبان کی تدریس سکولوں سے ترک کردی گئی، اس کا منفی اثر بھی بطور خاص اردو پر پڑا، یہی حال عربی اور پشتو کا ہے۔السنہ شرقیہ ہماری تہذیب وتمدن کی امین ہیں، اسلامی علوم کا وافر ذخیرہ ان زبانوں میں موجود ہے۔ان زبانوں سے قطع تعلق کرکے ہم آئندہ نسلوں کو ماضی کی ان شان دار روایات اور علوم وفنون سے محروم کررہے ہیں۔تجویز ہے کہ السنہ شرقیہ کے اس سلسلہ کا دوبارہ احیاء کیا جائے، لیکن متعلقہ اور موجودہ نصاب جدید دور کے تقاضوں سے کوسوں دور ہے، اس نصاب کو کلیتاً تبدیل کرکے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے، مثال کے طور پر اگر

"ادیب فاضل" کا نصاب وطریقہ امتحان حسب ذیل ہو تو یہ بی اے کے برابر بلکہ کچھ اضافی قابلیت کا حامل ہوگا۔

ادیب فاضل (پہلا سال) پارٹ I

پہلا پرچہ	نثر واصناف نثر	100
دوسرا پرچہ	نظم واصناف نظم	100
تیسرا پرچہ	تاریخ زبان وادب اردو	100
چوتھا پرچہ	صرف ونحو، علم بیان وبدیع عروض انشاء پردازی مثلاً مضمون، خطوط نویسی درخواست نویسی، آپ بیتی، روداد، مکالمہ، رسید، بیان حلفی وغیرہ	100

دوسرا سال - پارٹ II

پانچواں پرچہ	بی اے انگریزی پارٹ I (جماعت XIII) کالج کے نصاب کے مطابق	75
چھٹا پرچہ	بی اے انگریزی پارٹ II (جماعت XIV) کالج کے نصاب کے مطابق	75
ساتواں پرچہ۔	اسلامیات لازمی (بی اے) کالج کے نصاب کے مطابق	100
آٹھواں پرچہ۔	مطالعہ پاکستان (بی اے) کالج کے نصاب کے مطابق	100
زبانی (VIVA)		50
کل نمبر		800

اسی طرز پر دوسرے مضامین مثلاً عربی، فارسی اور پشتو کا نصاب بھی جدید خطوط پر استوار ہوسکتا ہے، اس کے لئے یونیورسٹی کے متعلقہ شعبہ جات سے رجوع کیا جائے، اردو فاضل کو اضافی ترغیب دے دی جائے اور وہ فارسی فاضل کرلیں تو ان اساتذہ کے ذریعے فارسی کو بھی دوبارہ زندہ کیا جاسکتا ہے۔کمیشن سفارش کرتا ہے کہ مندرجہ بالا حقائق وتفصیلات کی روشنی میں مجاز اتھارٹی سیکنڈری بورڈز اور

Scanned with CamScanner

یونیورسٹیوں کو ہدایت دے کر السنہ شرقیہ کا نصاب ماہرین کے ذریعے نئے سرے سے جدید تقاضوں کے مطابق ترتیب دیں، اور یونیورسٹیاں صرف انگریزی کا امتحان پاس کرنے پر ڈگری / اسند نہ دیں، بلکہ اس میں اسلامیات لازمی اور مطالعہ پاکستان کے مضامین کا اضافہ کیا جائے۔ ایسے فاضل اساتذہ کو B.Ed اور C.T کی تربیت کے لئے منتخب کر کے .C.T اور S.E.T پوسٹوں پر تعینات کیا جائے تو یقیناً السنہ شرقیہ کا عموماً اور اردو کا خصوصاً معیار بلند ہوگا، ادیب فاضل، منشی فاضل، مولوی فاضل اور پشتو فاضل (Honours) کا امتحان ایف اے / ایف ایس سی پاس ان امیدواروں کے لئے ہو جنہوں نے متعلقہ مضمون بطور لازمی یا اختیاری پاس کیا ہو۔ Proficiency (ادیب، مولوی، منشی وغیرہ) اور High Profiency (ادیب عالم، مولوی عالم، منشی عالم وغیرہ) کے امتحانات کو ختم کر دیا جائے، کیونکہ یہ موجودہ دور میں بے مقصد اور بے مصرف ہیں۔

28۔ 1960ء کی تعلیمی پالیسی کے مطابق طلباء اور طالبات کے لئے جماعت ششم سے دہم تک ''عملی و فنی تعلیم'' کی سفارش کی گئی تھی، اس پر جزوی طور پر بعض سکولوں میں عمل بھی ہوا، اور اس کے لئے متعلقہ فنی شعبے کے اساتذہ بھی فراہم کئے گئے، لیکن بعد میں یہ سلسلہ نامعلوم وجوہات کی بناء پر منقطع کر دیا گیا۔ کمیشن سفارش کرتا ہے کہ اس باب کے ساتھ منسلک ضمیمہ نمبر 1 , 2 کے مطابق جو (1960ء کی تعلیمی پالیسی کا حصہ ہے) تمام مردانہ اور زنانہ مڈل اور ہائی سکولوں میں ان فنون کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔ متعلقہ مشینری اور اوزار حکومت فراہم کرے۔ جو سامان طلباء خود فراہم کر سکتے ہیں ان کا انتظام خود کریں، اس سلسلے میں بین الاقوامی اداروں مثلاً یونیسف، N.G.Os اور مخیر حضرات سے بھی تعاون کے لئے درخواست کی جا سکتی ہے۔ سکولوں کے پرائیویٹ فنڈز سے بھی فنی تعلیم کے لئے رقم حاصل کی جا سکتی ہے۔ ثانوی تعلیمی بورڈز اور ٹیکنیکل تعلیمی بورڈز کے پاس کثیر رقومات بلا مصرف موجود ہیں، ان سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ تعلیم سے بے روزگاری اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی معاشرتی اور اخلاقی برائیوں پر قابو پانے میں مدد مل سکے گی۔

Partical Arts Group

(Boys) Class VI-VII

(3 Years Course) General Education Technical & PracticalEducation

(Any Four)

1- Functional Urdu & Social Studies

1-Fittings

2- Functional English & Practical Science

2-Machining

3- Islamiat & Nazra 3-Mechanics

4- Functional Maths 4-Diesel Mechanic Works

5-Pattern Making

6-Foundry Works 7-Welding

8-Electrical Installation

9-Automobile Electrician Work

10-Carpenter & Joint Work

11-Brick Lying & Mason Work

12-Concrete Construction

13-Shuttering Work 14-Computer

Practical Arts Group

(Girls) Class VIII-X

General EducationTechnical & Practical Education

(Any Four)

1- Functional Urdu & Social Studies 1-Needle Work

2- Functional English & Practical Science

Scanned with CamScanner

2-Tailoring

3- Islamiat & Nazra 3-Weaving

4- Functional Maths 4-Cookery

5-Home & Child Care 6-Computer

Partical Arts Group

(Boys) Class VI-VII

General Education Technical & PracticalEducation

(Any Two)

1- Functional Urdu & Social Studies

1-Crsft Calculation & Geometry.

2- Functional English & Practical Science 2-Basic Crarft Technology

3- Islamiat & Nazra 3-Technical & Trade Drawing

4- Functional Maths 4-Typing/Computer

Practical Arts Group

(Girls) Class VI-VII

General EducationTechnical & Practical Education

(Select Three)

1- Functional Urdu & Social Studies 1 - Needle Work

2- Functional English & Practical Science

2-Tailoring

3- Islamiat & Nazra 3-Weaving

4- Functional Maths 4-Cooking

5-Home & Child Care

6-Computer

2.3 ذریعہ تعلیم:

1- پرائمری کی سطح پر صوبہ سرحد کے مختلف علاقوں میں اردو اور پشتو کو ذریعہ تعلیم بنایا گیا ہے۔ جنوبی اضلاع کوہاٹ، ہنگو، کرک، بنوں، لکی مروت، ٹانک، ڈی آئی خان اور ملحقہ ایجنسیوں میں اردو ذریعہ تعلیم ہے، پشاور کے بعض علاقوں، ہزارہ ڈویژن کے تمام اضلاع، کوہستان اور چترال میں بھی ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ پشاور کے کچھ علاقوں، نوشہرہ، مردان، صوابی اور ملاکنڈ ڈویژن میں پشتو ذریعہ تعلیم ہے۔ محکمہ سکولز اینڈ لٹریسی نے ذریعہ تعلیم کے موضوع پر 25 تا 27 اپریل 2003ء ایک ورکشاپ منعقد کی، اس ورکشاپ کی مرتب کردہ رپورٹ سے جو نتائج اخذ ہوتے ہیں ان کے مطابق اکثریت کی رائے یہ ہے کہ ذریعہ تعلیم اردو ہو۔

ماہرین تعلیم کے نزدیک بچہ مادری زبان میں آسانی سے اکتساب علم کرسکتا ہے، لیکن صوبہ سرحد میں چترال سے ڈی آئی خان تک مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، خود پشتو زبان نہ صرف مختلف لہجوں میں بولی جاتی ہے بلکہ اصطلاحات تک میں اتنا اختلاف ہے کہ کتابی پشتو ایک مسئلہ بن کر رہ گئی ہے۔ یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے سفارش کی جاتی ہے کہ:

i- پرائمری کی سطح پر نصاب اردو میں مرتب کیا جائے، اساتذہ کرام مادری زبان میں دوران تدریس وضاحت اور تشریح کر سکتے ہیں، جہاں جہاں اردو ذریعہ تعلیم ہے وہاں پہلے سے ہی ایسا ہو رہا ہے اور اس کے مثبت اور حوصلہ افزا نتائج حاصل ہوئے ہیں۔

ii- ہائی سکولوں میں ذریعہ تعلیم اردو کو برقرار رکھا جائے۔

iii- انٹر کی سطح پر عمرانی علوم (آرٹس) اردو میں کامیابی سے پڑھائے جا رہے ہیں، اس سلسلے کو برقرار رکھا جائے۔ انٹر کی سطح پر سائنسی علوم انگریزی میں پڑھائے جا رہے ہیں، یہ سلسلہ برقرار رکھا جائے۔

iv- ڈگری کی سطح پر اسلامیات اور مطالعہ پاکستان اردو میں پڑھاتے ہیں، باقی تمام عمرانی (آرٹس) اور سائنسی مضامین انگریزی میں پڑھائے جاتے ہیں، یہ سلسلہ برقرار رکھا جائے۔

2- حال ہی میں حکومت صوبہ سرحد نے اپنے بعض تعلیمی اداروں کو Centennial

Scanned with CamScanner

Model School کے نام سے انگلش میڈیم سکولوں میں تبدیل کیا ہے اس کے جواثرات
ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔
طور پر مرتب ہوئے، ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ا) ان سکولوں میں طلباء اور طالبات کی تعداد یکدم کم ہو کر ایک تہائی رہ گئی۔

ب) دو تہائی طلباء اور طالبات نے اردو میڈیم سکولوں کا رخ کیا، جس کی وجہ سے آس پاس اردو میڈیم سکولوں پر اتنا بوجھ پڑا کہ سنبھالنا مشکل ہو گیا، اس صورت حال سے گرلز سکول اور طالبات بہت زیادہ متاثر ہوئیں کیونکہ گرلز سکولوں کی تعداد پہلے ہی سے تشویشناک حد تک کم ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر نئے Centennial سکولوں میں اب بھی اردو میڈیم اور انگلش میڈیم کی کلاسیں بیک وقت چلائی جا رہی ہیں، بعض طلباء اور طالبات، جنہوں نے گومگو کی کیفیت میں انگلش میڈیم میں رہنے کو ترجیح دی تھی اب اگلے سال اردو میڈیم کا رخ کریں گے اس سے مزید دشواریاں پیدا ہوں گی۔ ان حالات کے پیش نظر سفارش کی جاتی ہے کہ:۔

i۔ موجودہ Centennial سکولوں میں جہاں طلباء کی تعداد بہت کم ہو کر رہ گئی ہے، فی الحال اردو اور انگلش میڈیم دونوں کی کلاسوں کو برقرار رکھا جائے، جوں جوں انگلش میڈیم کے طلباء کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہے اسی تناسب سے اردو میڈیم کی کلاسوں کو کم کرتے کرتے ختم کیا جائے۔

ii۔ مزید اردو میڈیم سکولوں کو انگلش میڈیم میں تبدیل کرنے سے پہلے موجودہ Centennial سکولوں کی کامیابی یا ناکامی کا کچھ عرصے تک انتظار کر لیا جائے اگر انگلش میڈیم میں داخلے کے خواہشمند طلباء کی تعداد اتنی بڑھ جائے کہ موجودہ Centennial سکول ان کو سنبھال سکیں تو پھر دوسرے سکولوں کو Centennial سکولوں میں تبدیل کیا جائے یا نئے Centennial سکول کھولے جائیں۔

iii۔ جن اضلاع یا بڑے قصبوں میں Centennial سکول نہیں کھولے گئے وہاں اس قسم کے انگلش میڈیم سکول کھولے جائیں کہ طلباء کے لئے اسی مقام پر متبادل اردو میڈیم سکول حسب ضرورت موجود ہوں۔

iv۔ کسی بھی صورت میں Centennial سکولوں کی نجکاری Privatisation نہ کی جائے اور اسے سرکاری تحویل میں ہی رہنے دیا جائے۔

v۔ Centennial سکولوں میں Utility Charges کے نام پر ماہانہ وصول کی جانے والی رقم میں اضافہ نہ کیا جائے تاکہ غریب کا بچہ اگر انگلش میڈیم میں پڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو وہ محروم نہ رہے، مخصوص حالات میں غریب بچوں سے یہ رقم وصول نہ کی جائے۔

علم و حکمت مومن کی
گمشدہ دولت ھے
جھاں سے مل جائے اسے
حاصل کرنا چاھئے ۔
کیونکہ مؤمن اس کا زیادہ
حقدار ھے

Scanned with CamScanner

باب نمبر 3

شرح خواندگی میں اضافہ کی ضرورت اور تعلیم نسواں کی اہمیت

3.1 تعارف اور موجودہ حقائق:

3.1.1 تعلیم کی اہمیت:

تعلیم آگہی ہے، ایک زیور، ایک موثر ہتھیار، ایک روشنی اور ایک قوت مسلسل ہے، جو انسانی زندگی کو بہتر بناتی ہے، سنوارتی ہے اور مقصدیت عطا کرتی ہے۔ بقول امام غزالیؒ "تو... انسان کو ذہنی بالیدگی عطا کرتی ہے"۔ یہ برے بھلے کی تمیز سکھاتی ہے اور با مقصد زندگی گزار... اہمیت عطا کرتی ہے۔ تعلیم انسان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے کامیاب زندگی گزار... کے طریقے اور روزمرہ مسائل پر قابو پانا سکھاتی ہے۔ تعلیم کی اہمیت کو قرآن و حدیث نے بخوبی ا... کیا ہے اور حصول علم کو مرد اور عورت دونوں کے لئے لازم قرار دینے کے ساتھ ساتھ اسے عباد... درجہ بھی دیا ہے۔

3.1.2 تعلیم نسواں کی اہمیت:

ہر معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور اس کی ترقی کا انحصار افراد کی ترقی یعنی مرد و زن کی ت... منحصر ہے، علم ایک سرمایہ اور قوت ہے جس کی ضرورت مرد اور عورت دونوں کے لئے یکساں ہ... تعلیم یافتہ عورت پورے کنبے کو تعلیم یافتہ بناتی ہے، اسی لئے کہا گیا ہے کہ ایک مرد کی تعلیم ایک ف... تعلیم اور ایک عورت کی تعلیم ایک نسل کی تعلیم کے مترادف ہے، ایک پڑھی لکھی ماں کی تربیت ... اور عملی اقدام بچوں اور آنے والی نسلوں کو مثبت انداز میں اثر انداز کرتے ہیں، تعلیم یافتہ ماں گھر کا بجٹ بنا سکتی ہے بچوں کی نفسیات و ضروریات کے حساب سے مثالی تربیت کر سکتی ہے، ... اصولوں پر عمل درآمد کر سکتی ہے، اپنے شوہر کی مالی معاونت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے م... ادراک رکھتی ہے اور ان کو حل کرنے میں موثر کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیم خواتین کو قومی اقتصادی ز...

کردار ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اور وہ زندگی کے مختلف شعبوں مثلاً درس و تدریس، کھیتی باڑی، نرسنگ، ڈاکٹری، وکالت اور کارخانوں کے شعبہ خواتین میں بھرپور کردار ادا کرتی ہے، ہمارے ملک کی نصف سے کچھ زائد آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ ان کا معاشی و اقتصادی طور پر فعال ہونا ملکی ترقی کی خاطر خواہ پیش رفت کا ضامن ہو سکتا ہے، لہذا انہیں تعلیم کے یکساں مواقع میسر ہونا لازم ہیں۔ پاکستان کے دستور میں بھی واضح طور پر لکھا ہے کہ زندگی کی بنیادی سہولتیں تعلیم صحت اور روزگار کے مواقع مرد و زن دونوں کے لئے مساوی ہوں گے۔ 1973ء کے آئین کے بنیادی متن اور 1998 کی صوبہ سرحد کی تعلیمی پالیسی میں بھی اس امر کا بھرپور اعادہ کیا گیا ہے کہ تعلیم ضرورت نہیں عبادت ہے، عبادت سے انحراف گناہ کے مترادف ہے، لہذا تعلیم کے حصول کو مرد و زن دونوں کے لئے ممکن نہ بنانے کے باعث حکومتیں اور تعلیم یافتہ افراد دونوں خطاوار ہیں۔

3.1.3 پاکستانی معاشرے میں خواتین کی موجودہ تعلیمی صورتحال:

دین اور آئین کی تمام ضمانتوں اور ہدایتوں کے باوجود مجموعی طور پر تعلیم کی صورت حال خوش آئند نہیں ہے بلکہ خواتین کی تو بہت مایوس کن ہے۔

1997ء کی یونیسکو کی رپورٹ کے مطابق خواتین کی شرح خواندگی صرف 27 فیصد ہے۔ یعنی آزادی کے 56 سال گزرنے کے باوجود ہر چار میں سے تین خواتین ناخواندہ ہیں جب کہ دیہی علاقوں میں خواتین کی شرح تعلیم صرف 8 فیصد ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ تعلیم کے شعبے میں صنفی مساوات نہ ہونے کے سبب عورتوں اور مردوں کی شرح خواندگی میں فرق بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ 1997ء کی یونیسکو رپورٹ کے مطابق لڑکیوں کے تعلیمی اداروں کی تعداد ملکی تعلیمی اداروں کی کل تعداد کا صرف 30 فیصد سے بھی کم ہے۔ یہ صورت حال مندرجہ ذیل جدول سے مزید واضح ہوتی ہے۔

پاکستان کے تعلیمی اداروں کا صنفی لحاظ سے موازنہ 1997ء

نمبر شمار	اداروں کی نوعیت	لڑکوں کے لئے
1	پیشہ ورانہ تعلیم کے کالج	152
2	آرٹس اور سائنس کے کالج	502

Scanned with CamScanner

3	ہائی سکول	6389
4	ووکیشنل ٹریننگ سنٹر (ثانوی سطح)	356
5	پرائمری سکول	104272

ستم یہ ہے کہ خواتین ہماری آبادی کا تقریباً 52 فیصد ہیں، جب کہ تعلیمی ادارے اس حقیقت کو تسلیم نہیں کر رہے۔

3.1.4 موجودہ صورتحال (مجموعی):

آج کل (2004ء میں) کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی شرح تعلیم 46.6 فیصد ہے جب کہ 1998ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی شرح تعلیم 38 فیصد ہے، جس میں

صوبہ پنجاب کی 46.6 فیصد
صوبہ سندھ کی 45.3 فیصد
صوبہ سرحد کی 35.1 فیصد اور صوبہ بلوچستان کی 24.8 فیصد ہے۔

جب کہ اس میں خواتین اور مردوں کی شرح تعلیم کا موازنہ ہمارے علاقے صوبہ سرحد میں کچھ یوں ہے کہ مردوں کی شرح تعلیم 51.4 فیصد ہے جب کہ خواتین کی شرح تعلیم 18.8 فیصد ہے، یہ شرح تعلیم نہ صرف دوسرے دو بڑے صوبوں پنجاب اور سندھ کے مقابلے میں بہت کم ہے بلکہ عالمی تناظر میں افسوسناک حد تک کم ہے۔ دس ایشیائی ممالک میں پاکستان کی شرح خواندگی دسویں نمبر پر ہے، اور سارک ممالک میں پاکستان کی شرح خواندگی چھٹے نمبر پر ہے جو ایک افسوسناک امر ہے۔

1951ء میں پاکستان میں ناخواندہ افراد کی تعداد دو کروڑ کے لگ بھگ تھی جب کہ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق ملک میں چار کروڑ اٹھاسی لاکھ افراد لکھنا پڑھنا نہیں جانتے، اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیم کے حقیقی فروغ کے لئے مندرجہ ذیل اہداف کا تعین کیا جاتا ہے۔

3.1.5 اہداف:- مندرجہ بالا صورتحال کو جلد از جلد بہتر کرنے کے لئے درج ذیل اہداف مقرر کئے جاتے ہیں۔

1- مجموعی شرح تعلیم کو 2015ء تک 100 فیصد تک لے جانا۔

2- بچوں اور بچیوں کی پرائمری تعلیم کو قانوناً لازمی اور مفت قرار دینا، اور "1996ء کے ایکٹ، تعلیم سب کے لئے" پر حقیقی معنوں میں عمل درآمد کروانا۔

3- خواتین اور مردوں کی شرح تعلیم کے فرق کو کم سے کم کرتے ہوئے ختم کرنا۔

4- معیار تعلیم کو بلند کرنے اور مزید تنزل سے بچانے کی کاوشیں کرنا۔

5- اسلامی تعلیمات کو مختلف مضامین کے نصاب میں ضم کرنا۔

6- اسلامیات کے نصاب کو روزمرہ زندگی سے مربوط کرنا اور اس میں عملی سرگرمیوں کو شامل کرنا۔

7- ہنگامی صورتحال کا اعلان کرتے ہوئے تعلیم بالغان خصوصاً تعلیم خواتین کو فروغ دینا، ہنگامی صورتحال کے بغیر ہمارا صوبہ و ملک قطعاً سو فیصد شرح خواندگی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

8- Drop outs یا سکول چھوڑ جانے والے بچوں کی بڑھتی ہوئی شرح کی روک تھام کے لئے مڈل کی سطح پر "ہنر مند گروپ" متعارف کرواتے ہوئے اس کے نصاب اور متعلقہ Activity Rooms کا اجراء کرنا۔

3.2 تجاویز و عملی اقدامات:

ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

i- حکومتی کاوشیں　　ii- معاشرتی کاوشیں

مندرجہ بالا اہداف کو عملی جامہ پہنانے کے لئے درجہ ذیل تجاویز مفصلاً بیان کی جاتی ہیں۔

3.2.1 حکومتی کاوشیں:

i) تعلیمی بجٹ میں اضافہ:

بین الاقوامی معیار کے مطابق ہر قومی بجٹ کا کم از کم 4 فیصد یعنی کل GNP یا قومی آمدن کا 4 فیصد تعلیم کے لئے مختص کیا جاتا ہے جب کہ ہمارے ہاں اس کی شرح صرف 2.2 فیصد ہے، جو

Scanned with CamScanner

ہمارے اہداف کے لئے قطعاً ناکافی ہے۔ اب جب کہ ہمارے پڑوسی ممالک سے تعلقات بہت تیزی کے ساتھ بہتر ہو رہے ہیں، تو ہم دفاع کے بھاری اخراجات اور کچھ اور اخراجات سے رقم بچا کر صوبائی اور قومی سطح پر تعلیم کی مد میں شرح قومی آمدن کو یقیناً 3.2 فیصد تک لے جاسکتے ہیں۔

ii۔ زکواۃ و عشر کی کم از کم چالیس فیصد رقم کو تعلیم کے لئے مختص کرنا:

ان رقوم کا اس سے بہتر استعمال اور کیا ہوسکتا ہے کہ ان کو تعلیم اور خواندگی کے منصوبوں پر ... درآمد کے لئے صرف کیا جائے۔

iii۔ تعلیمی ٹیکس (Educational Cess) کا اجراء:

پچاس ہزار سے زائد تمام مالی لین دین پر بینکوں میں سرمایہ کاری کے لئے دیگر اداروں جائیداد منتقلی کے اداروں اور گاڑیوں کی خرید و فروخت کے اداروں پر 2 فیصد تعلیمی ٹیکس لگایا جائے اور یہ تمام آمدن صرف اور صرف دیہی علاقوں میں خواتین کی شرح خواندگی بڑھانے پر صرف کی جائے۔

iv۔ سادگی کی مہم (Austerity Drive):

سرکاری دفاتر اور سرکاری تقریبات میں انتہائی سادگی کی مہم شروع کی جائے وزیر تعلیم کی سفارش پر وزیر اعلیٰ کی طرف سے ہر وزارت میں سادگی کی مہم شروع کی جائے اور ہر وزارت اپنے بجٹ کا کم از کم 2 فیصد وزارت تعلیم کو منتقل کرے اس حقیقت کے ادراک کے ساتھ کہ عوام کے تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ تمام شعبوں کی کارکردگی بہتر ہوگی۔

v۔ تعلیمی عمارات کا بہتر مکمل مصرف:

سکولوں اور کالجوں کی عمارتوں پر صرف کی گئی قومی آمدن کے بہتر استعمال کے لئے حکومت تمام صوبے میں دوسری شفٹ کا تمام سرکاری سکولوں و کالجوں میں اجراء کرے، یہ کلاسیں چار قسم کی ہوں۔

الف) شہری علاقوں میں جہاں کثرت طلباء کی وجہ سے تعلیم کا معیار بری طرح متاثر ہو رہا ہے وہاں دوسری شفٹ کا فوراً آغاز کیا جائے اور تعداد طلباء فی جماعت 40 کا تعین کیا جائے، پہلے 40 کو ... اور باقی کو دوسری شفٹ میں تعلیم دی جائے۔ شہری اور دیہی علاقوں میں جہاں بچے اور بچیاں سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں میں داخلہ نہیں لے سکتے ان کے لئے محلے کی مسجد میں مکتب کا بندوبست کیا جائے۔

ب) دیہی علاقوں میں وہ سکول جہاں طلبہ اور طالبات کی تعداد کم اور عمارت بڑی ہو اور عمارت کا محل وقوع مرکزی حیثیت کا ہو، اسے اردگرد کے تمام سکولوں کے لئے متعین خواتین اساتذہ کی رہائش کے لیے استعمال کیا جائے۔

ج) وہ تمام بچے اور بچیاں جو فکر معاش کی بناء پر باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کر رہے یا نہیں کر پائے ان کے لئے مختلف دورانیے کی دوسری شفٹ کا اجراء سرکاری عمارتوں میں کیا جائے اور انہیں مفت پرائمری تعلیم کے ساتھ ساتھ صحت کے اصولوں اور کارآمد ہنر سیکھنے کا بندوبست کیا جائے، جس سے انسداد غربت بھی ہو۔

د) وہ تمام بالغان جو تعلیم سے بے بہرہ ہیں ان کے لئے نئی روشنی طرز کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے، اور اپنے مذہب کی زریں تعلیمات سے استفادہ کرنے کے لئے تفہیم قرآن، تعلیم قرآن، تحفظ صحت، زرعی پروگرام، خواندگی اور دوسرے معاشرتی مسائل شامل ہوں۔

ر) وہ تمام مائیں جو لکھی پڑھی نہیں ہیں ان کے لئے مختصر دورانیے کی خواندگی کی کلاس کا اجراء کیا جائے جس میں پڑھنے لکھنے کے ساتھ ساتھ ان کو بہتر امورِ خانہ داری، بہتر صحت کے طریقے اور گھر پر قابل فروخت اشیاء بنانے کے طریقے سکھائے جائیں مثلاً سلائی، کڑھائی جیم، مربے اور اچار بنانا اور دوسری گھریلو مصنوعات وغیرہ تیار کرنا۔

vi۔ بامقصد خواندگی کے متنوع اور لچکدار (Flexible) پروگرام:

بامقصد خواندگی کے لئے ضروری ہے کہ خواندگی کے پروگراموں کی پیش کش ایک سے زیادہ انداز میں کی جائے۔ خواندگی سکھانے کے نئے طریقوں کی اساتذہ کو تربیت دی جائے اور ان پروگراموں میں بہتر طریقہ تعلیم، متعلقہ مواد کی سہولتیں ارزاں یا مفت کتب کی سہولت اور موزوں زبان کے استعمال کو یقینی بنایا جائے، جس سے لوگوں میں دلچسپی پیدا ہو ایسے پروگرام جو ہمارے مذہب و ثقافت سے ہم آہنگ ہوں اور مرد و زن دونوں صنفوں کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ سب سے اہم

Scanned with CamScanner

بات یہ ہے کہ خواندگی کے پروگراموں میں یہ سہولت موجود ہو کہ سیکھنے والے نیم رسمی شعبہ تعلیم سے آگے بڑھتے ہوئے باقاعدہ رسمی نظام تعلیم میں بھی شامل ہو سکیں۔

vii- سکول کے ماحول کو شاگرد دوست (Student Friendly) بنانا:

"No Effective Teaching and Learning Can Take Place In The State Of Fear" ماہرین نفسیات نے ثابت کیا ہے کہ حقیقی تعلیم خوف کے ماحول میں جاری نہیں رہ سکتی۔ بچوں کو تعلیم کی طرف راغب کرنے کے لئے اور Drop out کی شرح کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سکول میں بچوں کی دلچسپیوں اور کھیلوں کو اہمیت دی جائے اور ماحول کو خوبصورت بنایا جائے۔

viii- ہنر مند گروپ کا تعارف:

ہمارے قومی وصوبائی وسائل غریب کی جمع پونجی کی مانند ہیں، کیونکہ ہمارے وسائل بمقابلہ مسائل وضروریات انتہائی ناکافی ہیں لہذا ہر ایک روپے کا مکمل وبھرپور مصرف ممکن بنانے کے لئے ہمیں Drop -outs کی بہت بڑی شرح کو کم کرنا ہے۔ اسباب انقطاع تعلیم کا بغور معائنہ یہ ثابت کرتا ہے کہ طلباء وطالبات کا سکول چھوڑ جانا مندرجہ ذیل اسباب کے باعث وقوع پذیر ہوتا ہے۔

ا)۔ غیر دلچسپ مواد تدریس۔

ب) ایڈوانس یا مشکل مواد تدریس۔

ج) غیر عملی وغیر متعلق نصاب تدریس۔

د) تعلیم پوری کرنے کے باوجود کسی ہنر کا ہاتھ میں نہ ہونا۔

ی) تکمیل تعلیم کے بعد روزگار کا نہ ملنا۔

س) فیل شدہ طلباء کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہونا۔

ش) کسی عملی ہنر یا صلاحیت کے نہ ہونے کے باعث کوئی کاروبار نہ شروع کرنے کی اہلیت۔

ص) طالبات کی گھریلو ذمہ داریاں اٹھانے سے لاتعلق نصاب۔

ان تمام وجوہات کے تدارک کے لئے، انقطاع تعلیم کی شرح کم کرنے اور خواندگی کی شرح

بڑھانے کے لئے ہنر مند گروپ کو جماعت ششم سے متعارف کروایا جائے، جیسا کہ دوسرے باب کی شق 2.3 کی ذیلی شق نمبر 28 میں تجویز کیا گیا ہے۔

ix- ناظرہ قرآن کو تعلیمی اداروں میں لازمی قرار دینا:

اگر ناظرہ قرآن کو لازمی قرار دیتے ہوئے اس کی تشہیر بھی کی جائے تو بہت سے والدین خصوصاً دیہی علاقوں کے والدین بخوشی اپنی بچیوں کو سکول بھیجیں گے، جہاں "ہم خرمہ ہم ثواب"، یعنی قرآنی تعلیم وعصری تعلیم ساتھ ساتھ دی جا سکے گی۔

x- ا) مخلوط تعلیم کی حوصلہ شکنی:

ہائی سکول اور کالج کی سطح پر مخلوط تعلیم کی حوصلہ شکنی کی جائے اور زنانہ کالجوں کے قیام کو خصوصی توجہ دی جائے۔

ب) صحت مند اخلاقی ماحول:

زنانہ تعلیمی اداروں میں کلرک، لیبارٹری اسسٹنٹ اور درجہ چہارم کے تمام ملازمین زنانہ ہوں، خاص ضرورت کے تحت معمر مردانہ سٹاف (چوکیدار وغیرہ) برائے درجہ چہارم رکھنے کی اجازت دی جائے۔

ج) خواتین یونیورسٹی:

صوبے کی خواتین یونیورسٹی کو جلد از جلد عملی شکل دی جائے اور صوبے کے تمام اضلاعی صدر مقاموں پر خواتین یونیورسٹی کے ذیلی کیمپس کھولے جائیں۔

xi الف) دیہی اور بہت کم شرح تعلیم کے علاقوں کے تعلیمی اداروں کے اساتذہ کے لئے معقول الاؤنس دیا جائے۔

ب) دیہی علاقوں میں خواتین اساتذہ کے تعین کے لئے میرٹ کے معیار کو نرم کیا جائے۔

ج) شام کی کلاسوں کا اجراء صرف ان اداروں میں کیا جائے جہاں اس کی اشد ضرورت ہو۔ سیلف فائنانس کی شام کے کلاسوں کے لئے نئے اور قابل اساتذہ کا تقرر کیا جائے اور صبح پڑھانے والے اساتذہ سے شام کی کلاسوں میں تدریس نہ کروانے کو یقینی بنایا جائے۔

Scanned with CamScanner

د) ٹیلینٹ پول کا قیام۔ تمام تعلیم یافتہ لڑکیوں کے مکمل کوائف (DATA) کا ریکارڈ رکھا جائے تا کہ ان کی قابلیت سے ضروریات کے مطابق بروقت استفادہ کیا جا سکے۔

ر) ہاسٹل کی سہولت:

تمام تر کوششوں کے باوجود صوبے کے دور دراز علاقوں میں ضرورت کے مطابق کالج وہائی سکول کھولے نہیں جا سکتے۔ لہذا شہری علاقوں میں بڑے سکولوں کے ساتھ طالبات کے ہاسٹل کو لازماً قائم کیا جائے تا کہ دیہی علاقوں اور دور دراز علاقوں سے طالبات تعلیم کے لئے آ سکیں۔ لڑکیوں کے تعلیمی اداروں کو باپردہ اور اخلاقی طور پر صحت مند بنایا جائے، زنانہ اداروں میں یعنی سکولوں اور کالجوں کی چار دیواری کے اندر مردوں کا داخلہ عملاً ممنوع ہو اور اس کی تشہیر کی جائے تا کہ والدین کا اعتماد بحال ہو۔

xi- ا) انسانی رویوں میں تبدیلی کے لئے بیداری شعور:

عوام میں ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور مساجد کے ذریعے شعور پیدا کیا جائے کہ ہم آنے والے مصائب و آفات کا مقابلہ تب ہی کر سکتے ہیں اگر ہم بہ حیثیت قوم تعلیم یافتہ ہوں۔ اس کے لئے کم از کم ہر ایک شہری کو Each one Teach One کے Motto کے تحت یعنی ''ایک اپناؤ اور پڑھاؤ'' کے نصب العین کے تحت پڑھائے اس طرح 46 فیصد خواندہ افراد بقیہ 46 فیصد کو پڑھا کر شرح خواندگی میں بے پناہ اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآنی تعلیمات اور بیٹیوں کی تعلیم وتربیت کے بارے میں حدیث نبوی ﷺ کی تشہیر کی جائے۔

ب) بیداری کیمپ لگانا:

محکمہ صحت کے تعاون سے دیہی علاقوں اور دور دراز قصبوں میں میڈیکل کیمپوں سے منسلک مختلف ہنر سکھانے اور خواندگی کے کیمپ لگائے جائیں۔

xii- فیس معافی یا رعایت دینا:

نادار طلباء اور خصوصاً نادار طالبات کو ہر قسم کے فنڈز اور فیسوں کی ادائیگی سے مستثنیٰ کیا جائے تا کہ وہ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ سکیں۔

xiii- طلباء وطالبات کی شمولیت:

تمام گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ طلباء وطالبات کی ڈگری کے اجراء کو ایک بچے یا بچی یا خاتون یا مرد کو خواندہ بنانے سے مشروط کیا جائے۔ گرمیوں کی چھٹیوں یا بالخصوص اس طویل وقفے کے دوران جب طلباء امتحانات اور اعلان نتائج کے دوران وقت ضائع کرتے ہیں یا غیر صحت مندانہ مصروفیات سے وقت کاٹتے ہیں انہیں خواندگی کے لئے استعمال کیا جائے، اور اس کام کے لئے 20 سے 50 نمبروں تک کا اضافہ ان کے نتیجے میں باقاعدہ طور پر کیا جائے۔

xiv- اساتذہ کی شمولیت:

اساتذہ جو پڑھانے کے فن کے ماہر ہوتے ہیں ان کی وطن کی بہتری میں مزید فعال شرکت کو ممکن بنانے کے لئے ہر ایک معلم ومعلمہ کو اپنے باقاعدہ شاگردوں کے علاوہ کم از کم 2 افراد کو ہر تین سالوں میں خواندہ بنانا لازم کیا جائے۔ اور ان کی اس کارکردگی کو ان کی ترقی والاؤنس سے منسلک کیا جائے۔

3.2.2 معاشرتی کاوشیں:

i- نیم خودمختار اداروں کی شمولیت:

حکومتی کوششوں میں مدومعاون ہونے کے لئے تمام خودمختار اداروں کو قانوناً پابند کیا جائے کہ وہ لازماً لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے الگ الگ پرائمری اور بہ حیثیت ضرورت ہائی سکول قائم کریں اور حکومت کے متعلقہ محکموں کے قوانین کے تحت ان کے نظم ونسق کا ذمہ اٹھائیں یعنی یہ سکول حکومت سے منظور شدہ اور الحاق شدہ ہوں۔ مثلاً واپڈا، OGDC، بڑے کارخانے وغیرہ۔

ii- غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کی شمولیت:

تمام NGOs کو قانوناً پابند کیا جائے کہ وہ ہر سال 10 سے 50 (تعداد بہ لحاظ جسامت این جی او) بچوں یا افراد کو تعلیم دلوائیں۔ محکمہ تعلیم ان سے سالانہ رپورٹ طلب کرے اور ان کی کارکردگی کو ان کی رجسٹریشن کی Renewal سے منسلک کیا جائے۔

iii- مخیر حضرات وتنظیموں سے استفادہ:

Scanned with CamScanner

دوران تعلیم وظائف برائے ذہانت اور وظائف برائے کفالت کے لئے مخیّر حضرات کی نشاندہی۔ ان سے روابط اور منظّم فائدہ اٹھانے کے لئے محکمہ تعلیم کے اندر ایک شعبہ یا **Cell** قائم کیا جائے تاکہ مالی تنگدستی کے باعث تعلیم نہ حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو خاطر خواہ مستفید کیا جاسکے۔

iv- مخیّر حضرات کی خدمات کا اعتراف:

وہ حضرات، خواتین اور تنظیمیں جو کثیر تعداد طلباء اور خصوصاً طالبات کی مالی معاونت کریں، ان کی خدمات کا اعتراف مندرجہ ذیل طریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔

ا- ان کو قومی و صوبائی سطح پر اسناد اور سرٹیفیکیٹ دیئے جائیں۔

ب- مقامی سکولوں میں ''ایک بلاک'' کو ان کے نام سے منسوب کیا جائے۔

ج- حقیقی معنوں میں **50** سے **100** افراد کے مالی معاونت پر ٹیکس میں کچھ چھوٹ دی جائے۔

د- قابل حیثیت افراد کو راغب کرنے کے لئے ان مخیّر حضرات کی تشہیر و تعریف کی جائے۔

v- سیاسی نمائندگان عوام کی شمولیت:

وہ سیاسی و عوامی اکابرین جو اپنے علاقے میں تعلیم کے پھیلاؤ اور موجودہ سکولوں اور کالجوں کی بہتر نگرانی کے ذریعے شرح تعلیم اور معیار تعلیم بڑھائیں، ان کی ریڈیو اور ٹی وی پر تشہیر کی جائے۔

سعادت سیادت عبادت ہے علم	بصیرت ہے دولت ہے طاقت ہے علم
بے شبہ وہ جو علم کی دولت سے ہے خالی	کہنے کو بشر ہے بشریت سے ہے خالی

باب نمبر 4

سرکاری اداروں پر اعتماد کی بحالی اور انتظامی ڈھانچہ کی اصلاح

4.1 معیار تعلیم انتظام و انصرام:

قیام پاکستان سے ہی وطن عزیز کی تعمیر و ترقی کے لئے کوششیں شروع ہوگئیں۔ حکومت کے ترقی کے منصوبوں میں نظام تعلیم کو بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دی گئی، اس ضمن میں قومی تعلیمی پالیسی اور پروگرام بنائے گئے۔ تعلیم کو توسیع و ترقی دینا ہر حکومت کی ترجیحات میں شامل رہا ہے تاکہ قوم کے بچوں کے لئے ایسا نظام تعلیم وضع کیا جائے جو ان کی اخلاقی، معاشرتی اور اقتصادی ضرورتوں کو پورا کرسکے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کئی تعلیمی پالیسیاں تیار کی گئیں، ہر تعلیمی پالیسی میں درج ذیل معاملات پر غور و خوض کیا جاتا رہا۔

i- ملکی ضرورت اور اقدار کے مطابق تعلیمی مقاصد کا معروضی انداز میں تعین کرنا۔

ii- تعلیمی اداروں کے نظم و نسق کو چلانے کے لئے ضروری انتظامی ڈھانچہ کا قیام۔

iii- نصاب تعلیم کی تجدید و تدوین۔

iv- تعلیم و تربیت اساتذہ۔

تربیت اساتذہ قبل از ملازمت۔

تربیت اساتذہ دوران ملازمت۔

v- بہتر اور فعال نظام نگرانی کا قیام۔

vi- موثر آزمائش اور جائزہ کا پروگرام۔

vii- ضروری مالی وسائل کی فراہمی۔

viii- تعلیمی عمل میں عوام کے اشتراک کو یقینی بنانا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی بھی تعلیمی پالیسی کی کامیابی کا انحصار درج ذیل عوامل پر ہے۔

I انتظامی ڈھانچہ اور معیار انتظام و انصرام۔

Scanned with CamScanner

ب مناسب اور موزوں نصاب تعلیم۔

ت ضروری اور معیاری درسی مواد کی فراہمی۔

ٹ موزوں طریقہ تدریس کا انتخاب اور عمل۔

ث قابل، محنتی اور تربیت یافتہ اساتذہ کی تقرری۔

ج درس و تدریس کے لئے سازگار اور آرام دہ ماحول۔

چ معروضی اور فعال آزمائش کا نظام۔

کمیشن نے تعلیم میں نظام تعلیم کے حوالے سے مختلف معاملات کا تفصیلی جائزہ لیا، کافی بحث و مباحثہ کے بعد درج ذیل مسائل کی نشاندہی کی گئی جو معیار تعلیم کو بہتر بنانے میں رکاوٹ ہیں، کمیشن کا خیال ہے کہ اگر ان مسائل کا حل تلاش کرلیا جائے تو معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے ایک موثر انتظامی ڈھانچہ کا قیام ممکن ہے۔

4.1.1 تعلیمی انتظام وانصرام میں مسائل:

1.1۔ محکمہ تعلیم میں انتظام و انصرام کو چلانے کے لئے مناسب تعلیمی ڈھانچہ (Management Cadre) کی عدم موجودگی مختلف سطح پر کمزور طریقہ نگرانی اور انصرام انتظام

- مدارس
- اضلاع
- صوبائی

1.2۔ تعلیمی منصوبہ بندی، وانصرام اور نگرانی میں تربیت یافتہ عملہ کی عدم موجودگی۔

1.3۔ مناسب مالی وسائل کی کمی جس کی وجہ سے تعلیمی منصوبوں کی تکمیل اور تسلسل رکنا جاتا ہے۔

1.4۔ پرانے اور فرسودہ ملازمت کے قواعد وضوابط جو دور حاضر کی ضرورت پورا نہیں کرتے کے علاوہ بعض وجوہ کی بناء پر ان پر عمل درآمد بھی نہیں ہوتا۔

1.5۔ محکمہ کے معاملات میں غیر ضروری بیرونی دباؤ انتظامی عملہ کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔

1.6۔ مالی وسائل کی مختلف "مد" میں غیر موزوں تقسیم سے محکمہ کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

مثلاً تنخواہوں کی ادائیگی 96.60%

دیگر لوازمہ اور متفرق اخراجات = 3.40 %

1.7۔ مدارس اور دفاتر میں اساتذہ اور عملہ کی نامناسبت اور غیر موزوں تقرری مثلاً۔

کمرہ جماعت میں طلباء اور استاد کا تناسب۔

تدریس مضمون کے مطابق اساتذہ کا نہ ہونا۔

اساتذہ اور نگران عملہ کی اسامیوں کو کافی عرصہ تک خالی رکھنا۔

اساتذہ کی غیر حاضری کے تدارک کا فقدان۔

1.8۔ آئے دن اساتذہ کے تبادلے اور ضروری پالیسی پر عمل نہ کرنا دفاتر اور مدارس کی کارکردگی کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔

1.9۔ مدارس میں موزوں صدر معلم کی تقرری کو التوا میں رکھنا۔

1.10 منیجمنٹ (Management) اور تعلیمی نگرانی کا کام سرانجام دینے کے لئے رہنما اصول اور طریقہ کار کی عدم موجودگی۔

1.11۔ کمزور اور غیر معیاری فیڈ بیک کا نظام اور جدید رابطہ کی عدم موجودگی۔

1.12۔ درس وتدریس کے عمل میں والدین اور عوام کی شرکت کا فقدان۔

4.2۔ تعلیمی انتظامی ڈھانچے کو بہتر بنانے کی تجاویز:

نظام تعلیم میں مسائل کی روشنی میں کمیشن نے معیار تعلیم کو بہتر بنانے اور انتظامی ڈھانچے کو فعال بنانے کے لئے درج ذیل سفارشات پیش کی ہیں۔

4.2.1 تعلیمی مدارج کو تین حصوں تک محدود رکھنا:

اس وقت نظام تعلیم پانچ مدارج پر مشتمل ہے۔

Scanned with CamScanner

پرائمری اور ابتدائی تعلیم	(K-V گریڈز)
درجہ مڈل کا حصہ	(VI-VIII گریڈز)
ثانوی و اعلیٰ ثانوی	(IX-XII گریڈز)
کالج یا ڈگری لیول	(XIII-XIV گریڈز)
یونیورسٹی لیول	(XV-XVI گریڈز)

ہر تعلیمی پالیسی میں زور دیا گیا ہے کہ ان مدارج کو کم کر کے تین مدارج پر رکھا جائے، جس سے تعلیم کے مقاصد کا حصول اور وسائل کی تقسیم اور عالمی طور پر نظام تعلیم سے ہم آہنگی پیدا ہو جائے گی۔ کمیشن درج ذیل مدارج کی پرزور سفارش کرتا ہے۔

ا) ابتدائی Elementary تعلیم (K-VIII گریڈز)

ب) ثانوی Secondary تعلیم (IX-XII گریڈز)

ج) یونیورسٹی کی تعلیم (XIII-XVI گریڈز)

4.2.2 تعلیم کے شعبہ میں علیحدہ کیڈر Cadre بنانا:

اس وقت محکمہ تعلیم میں اساتذہ، نگران اور انتظامی عملہ اساتذہ کو تربیت دینے والے عملے کے لئے ایک ہی طرز کے قواعد و ضوابط موجود ہیں، اساتذہ ہی کبھی نگرانی اور کبھی انتظامی عہدوں پر مامور رہتے ہیں، تبادلوں کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، اس طرح تربیت پر اٹھنے والے اخراجات ضائع ہونے کے علاوہ فرائض کی نوعیت کے مطابق ضروری عملہ کی تعیناتی ناممکن ہو جاتی ہے۔ نظام کو بہتر بنانے کے لئے کمیٹی نے درج ذیل کیڈرز کی تجویز دی ہے۔

ا) انتظامی کیڈر Management Cadre

ب) تدریسی کیڈر Teaching Cadre

ج) تربیت اساتذہ کے اداروں کا کیڈر Teachers Educators Cadre

4.2.3 صوبائی تعلیمی کونسل کا قیام:

نظام تعلیم کو فعال اور بہتر بنانے کے لئے صوبائی تعلیمی کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے، اس کونسل کا دائرہ کار درج ذیل پر محیط ہو

i- تعلیمی پالیسی اور منصوبوں کا جائزہ لینا اور حالات کے مطابق ضروری رہنمائی فراہم کرنا۔

ii- تعلیمی پالیسی اور منصوبہ پر عمل درآمد کو یقینی بنانا اور اداروں کو ضروری رہنمائی مہیا کرنا۔

iii- نصاب اور سکیم آف سٹڈیز کا جائزہ لینا اور ضروری ترامیم کے لئے رہنمائی دینا۔

iv- تعلیم کے ہر درجہ کے لئے نصاب کے مطابق معیار وضع کرنے کا اہتمام کرنا

v- درس و تدریس کے شعبہ میں تحقیقات کے عمل کو فروغ دینا۔

vi- شعبہ تعلیم کی ترقی اور فروغ کے لئے مالی وسائل کی فراہمی۔

کمیشن مزید تجویز کرتا ہے کہ تعلیمی کونسل میں درج ذیل حکام شامل کئے جائیں تا کہ بروقت مناسب رہنمائی کا اہتمام ہو۔ یہ کونسل تعلیمی ترقی اور دوسرے حل طلب مسائل پر مبنی ششماہی اور سالانہ رپورٹ وزیر اعلیٰ کو پیش کرنے کی ذمہ دار ہوگی، تعلیمی کونسل کے درج ذیل رکن ہونگے۔

i-	وزیر تعلیم سرحد	صدر
ii-	معتمد محکمہ مدارس و خواندگی	سیکرٹری
iii-	معتمد محکمہ اعلیٰ تعلیم	ممبر
iv-	معتمد سائنس اور ٹیکنالوجی	ممبر
v-	ناظم مدارس و خواندگی	ممبر
vi-	ناظم اعلیٰ تعلیم	ممبر
vii-	ناظم ادارہ نصاب و تربیت اساتذہ	ممبر
viii-	وزیر اعلیٰ کا نمائندہ	ممبر
ix-	یونیورسٹی کا نمائندہ	ممبر
x-	دو ماہرین تعلیم (مرد اور خاتون)	ممبر

Scanned with CamScanner

xi-	صدر معلم محکمہ مدارس (ایک)	ممبر
xii-	پرنسپل محکمہ اعلیٰ تعلیم (ایک)	ممبر
xiii-	نامزد چیئرمین بورڈ BISE	ممبر
xiv-	چیئرمین ٹیکسٹ بک بورڈ TBB	ممبر

4.2.4 تعلیمی انتظامی منصوبہ بندی اور انصرام میں تربیت کے لئے اکیڈمی کا قیام:

شعبہ تعلیم میں انتظامی عہدوں پر کام کرنے والے عملہ کی تربیت کے لئے ایک صوبائی اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا جائے جو اس عملہ کو فرائض و کام کی نوعیت کے مطابق تربیت فراہم کر سکے، اس ادارہ کے لئے درج ذیل کام ہوں گے۔

متعلقہ نصاب کی تیاری

اکیڈمی کے انتظامی ڈھانچہ کی تیاری

عملہ کی تقرری کے لئے ملازمت کے قواعد وضوابط کی تیاری

نصاب کے مطابق تربیت کا اہتمام

کمیشن یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ اگر یہ کام موجودہ ادارہ برائے تربیت اساتذہ پشاور کے حوالے کر دیا جائے تو کم خرچ پر اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے، اسی ادارہ سے کالج کے اساتذہ بھی استفادہ کریں گے۔

4.2.5- مقامی اساتذہ کی تقرری کو یقینی بنانا

تعلیمی اداروں میں مقامی اساتذہ کی تعیناتی کو یقینی بنایا جائے تا کہ وہ تدریسی فرائض اطمینان اور دلچسپی سے ادا کر سکیں، اساتذہ کی تقرری اور تبادلوں کے لئے حالات کے مطابق قواعد ضوابط تیار کئے جائیں اور ان پر عمل کو یقینی بنایا جائے تا کہ اساتذہ تبادلوں کے سلسلہ میں دفاتر کا غیر ضروری چکر نہ لگائیں، موجودہ تبادلوں کی پالیسی کا جائزہ لے کر اس کی ترتیب نو کی جائے، تبادلوں کے

سلسلہ میں تمام صوابدیدی اختیارات ختم کر دیئے جائیں، اور میرٹ پر عمل درآمد کر دیا جائے۔

4.2.6- معیاری نگرانی اور رہنمائی کا نظام:

کسی بھی ادارہ کی بہتر کارکردگی کے لئے نگرانی اور رہنمائی کے باقاعدہ نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ مسلسل رہنمائی اور نگرانی کے عمل سے ادارہ کے کارکنوں کے کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے، تعلیمی عمل میں بھی ہر مرحلہ پر نگرانی کی ضرورت رہتی ہے، یہ سلسلہ کمرہ جماعت، مدارس، اضلاع اور صوبائی سطح پر ضروری ہے۔ صدر معلم سکول میں نگرانی پر توجہ دے تو درس و تدریس کا عمل موثر اور فعال بن جاتا ہے۔ انتظامی عملہ کے افسران درج ذیل پر عمل کر کے معائنہ کے نظام کو موثر بنا سکتے ہیں۔

معائنہ کے مقاصد کا تعین کرنا۔

معائنہ کی باقاعدہ رپورٹ تیار کرنا جس میں مختلف عوامل کا ذکر ہو مثلاً۔

معلمین کی کارکردگی کا جائزہ۔

طلبا کا اکتسابی معیار۔

اساتذہ اور طلباء کی حاضری کا معیار۔

سکول میں موجودہ سہولتیں اور تدریسی لوازمہ کی دستیابی۔

تدریسی عمل میں اساتذہ کی رہنمائی۔

ادارہ کی کارکردگی کی ششماہی اور سالانہ رپورٹ۔

4.2.7 نظام تعلیم میں عوام کا اشتراک:

نظام تعلیم کو فعال اور بہتر بنانے کے لئے عوام کا تعاون نہایت ضروری ہے، مدارس اور تعلیمی اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے PTAs کا قیام بہت اہم ہے، عوام کی یہ نمائندہ تنظیم جو اساتذہ اور والدین پر مشتمل ہوگی، تعلیمی ترقی اور فروغ میں بڑی معاون ثابت ہوگی۔ تمام ضلعی افسران کو ہدایت دی جائے کہ وہ PTAs کے قیام کو یقینی بنائیں، کالجوں میں بھی PTAs کا قیام عمل میں لایا جائے۔ PTA کو مزید فعال بنایا جائے۔

Scanned with CamScanner

4.2.8 ایجوکیشن کوڈ 1935 (Education Code 1935) کی تجدید:

محکمہ تعلیم کے معاملات کو چلانے کے لئے 1935ء میں ایجوکیشن کوڈ تیار کیا گیا۔ اس کوڈ میں نظام تعلیم کے چلانے کے لئے رہنما اصول مرتب کئے گئے ہیں۔ اس میں مدرسہ کا قیام، اساتذہ کی تقرری، نصاب تعلیم، مالی وسائل کے ضابطے، اساتذہ کی ملازمت کے معاملات، امتحانات، جائزہ اور نگرانی کے طریقہ کار بڑے جامع انداز میں پیش کئے گئے ہیں، تاہم یہ قواعد وضوابط بہت پرانے ہو گئے ہیں اب ان پر عمل کرنا ممکن نہیں، کمیشن تجویز کرتا ہے کہ تعلیمی کوڈ 1935 کا جائزہ لے کر اس کو موجودہ نظام تعلیم سے ہم آہنگ کیا جائے تاکہ اساتذہ، صدر معلمین، نگران افسران اور عوام اس سے ضروری استفادہ حاصل کر پائیں۔

4.2.9 موجودہ انتظامی عملہ کے لئے دوران ملازمت تربیت کا اہتمام:

موجودہ حالات میں انتظامی عہدوں پر تعینات عملہ انتظامی امور سے ناواقف اور غیر تربیت یافتہ ہے۔ محکمہ نے ان کی تربیت کے لئے کوئی بندوبست نہیں کیا۔ ثانوی مدارس میں کام کرنے والے "ایس ای ٹی" ترقی حاصل کر کے ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل بن جاتے ہیں۔ ان ہی اہلکاروں کو ضلعی اور صوبائی انتظامی عہدوں پر تعینات کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح شعبہ تعلیم میں انتظامی ڈھانچہ کمزور اور مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ ان حالات میں محکمہ تعلیم مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے میں ناکام ہو کر رہ جاتا ہے، اس کا حل معلوم کرنے کے لئے شعبہ تعلیم میں علیحدہ انتظامی کیڈر Management Cadre کا قیام بہت اہم ہے۔ جب تک کیڈر کا انتظام نہ ہو جائے اس وقت تک انتظامی عہدوں پر تعینات افسران کے لئے مختصر دورانیہ کے کورس کا اہتمام کرنا لازم ہے۔ کالجوں کے پرنسپل کے لئے بھی ان کورسز کا اہتمام کیا جائے، اس قسم کے کورسز میں درج ذیل تصورات شامل کر لئے جائیں تو معیار تعلیم کو بہتر بنانے کی طرف ایک اہم قدم ہوگا۔

دفتری کارروائی کا عمل	Office Management
مالی وسائل کی منصوبہ بندی	Financial Management

افرادی قوت کا انصرام	Personnel Management
تعلیمی منصوبہ بندی کا عمل	Planning
عوامی اشتراک کا عمل	Community Participation

4.2.10 نظام مدارس وخواندگی کی ترتیب نو:

حکومت کے ضلعی نظام کے قیام کے بعد اختیار ضلعی سطح پر منتقل ہو رہے ہیں۔ ضلعی حکومت کا نظام چلانے کے لئے قواعد وضوابط بھی تیار ہو چکے ہیں اور ان پر عمل بھی شروع ہو چکا ہے۔ تاہم اختیار کی تقسیم میں ضلعی اور صوبائی سطح کے اداروں میں عدم مطابقت پائی جاتی ہے۔ اس طرح دونوں اداروں کے دائرہ کار کا واضح تعین نہیں ہے جس کی وجہ سے ضروری امور نمٹانے میں دشواری ہو رہی ہے۔ اس لئے کمیشن تجویز کرتا ہے کہ نظامت تعلیم اور ضلعی انتظامیہ میں ضروری ردوبدل کر کے صوبائی اور مقامی حکومت کے تقاضے پورے کر دیئے جائیں۔ کمیشن نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ نظامت اور ضلعی محکمہ تعلیم میں خواتین اساتذہ کے معاملات نمٹانے کے لئے خواتین پر مشتمل ضروری عملہ تعینات کر دیا جائے۔

4.2.11 تدریسی کیڈر کے سروس رولز کی نظر ثانی اور انتظامیہ کے لئے نئے سروس رولز کی تیاری:

محکمہ تعلیم میں تدریسی عملہ کے لئے تیار کئے ہوئے قواعد وضوابط پرانے ہو چکے ہیں اور ضرورت کو پورا نہیں کرتے، ان قواعد میں ترامیم اور تجدید کی ضرورت ہے۔ نظر ثانی کے عمل سے ان کو بہتر بنایا جائے۔ اس کے علاوہ کمیشن نے انتظامی کیڈر کے لئے علیحدہ رولز تیار کرنے کی سفارش کی ہے۔

4.2.12 خواتین کے لئے علیحدہ ضلعی محکمہ مدارس وخواندگی کا قیام:

اسلامی معاشرتی نظام اور خواتین کی مخصوص ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیشن نے سفارش کی ہے کہ ضلع کی سطح پر EDO(F) کی نگرانی میں ضلعی محکمہ خواندگی اور مدارس کا قیام عمل میں لایا جائے۔

Scanned with CamScanner

4.2.13 ادارہ تعلیم وتحقیق کا قیام:

کسی بھی شعبہ کی ترقی کے لئے تحقیق Research کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ تحقیق کے ذریعے مسائل کا بہتر حل تلاش کر کے شعبہ کی کارکردگی کو فعال بنایا جاسکتا ہے۔ تحقیق کی مدد سے نصاب تعلیم کی اصلاح، درسی مواد میں بہتری، انتظام وانصرام میں جدت، معیار تربیت اساتذہ کو فعال بنانا، طلباء کی عدم دلچسپی کی وجہ، اساتذہ کی غیر حاضری، طریقہ ہائے تدریس وغیرہ میں بہتری لانے کی کوشش کی جاسکتی ہے اس لئے کمیشن محکمہ تعلیم مدارس وخواندگی میں شعبہ تعلیم وتحقیقات کے قیام کی پر زور سفارش کرتا ہے۔

4.2.14 Teaching Licence Council کا قیام:

اس وقت ملک میں تربیت اساتذہ کے کئی ادارے موجود ہیں۔ یونیورسٹی، محکمہ کے زیرنگرانی چلنے والے ادارے، نجی شعبہ میں قائم ہونے والے اداروں کے علاوہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی فاصلاتی نظام کے ذریعے تربیت اساتذہ کا اہتمام کرتی ہے۔ ایک جائزہ کے مطابق ملک میں نہ صرف ضرورت سے زائد اساتذہ تیار کئے جارہے ہیں بلکہ تربیت بھی ناقص اور غیر معیاری ہے۔ معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے اچھے تربیت یافتہ اساتذہ کا ہونا بہت اہم ہے۔ کمیشن نے سفارش کی ہے کہ اساتذہ کے معیار کو جانچنے کے لئے ایک Teaching Liecence Council کا قیام عمل میں لایا جائے۔ یہ کونسل محکمہ تعلیم کے زیرنگرانی ہو اور اساتذہ کو پیشہ ورانہ لائسنس جاری کرنے کی مجاز ہو۔ محکمہ مدارس وخواندگی کونسل کے اختیارات اور طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی رپورٹ تیار کرے گا۔ ٹیچنگ لائسنس کا حصول پرائیویٹ اداروں کے اساتذہ کے لئے بھی لازمی قرار دیا جائے۔

4.2.15 شعبہ تعلیم میں کنٹرکٹ کی پالیسی:

گذشتہ حکومت نے صوبہ سرحد میں سرکاری ملازمت میں کنٹرکٹ کی بنیاد پر تقرری کرنے کی پالیسی مرتب کی۔ اس پالیسی کا اہم مقصد خزانہ پر مالی بوجھ کو کم کرنا، کارکنوں کی تقرری کو جلد اور آسان بنانا، کارکردگی کو بہتر بنانا اور غفلت برتنے والے کو ملازمت سے فوری برخواست کردینا وغیرہ ہے۔

ایک جائزہ رپورٹ کے مطابق شعبہ تعلیم میں اس پالیسی کے خاطر خواہ نتائج سامنے نہیں آئے، بلکہ اس طرز کی پالیسی سے شعبہ کی کارکردگی بری طرح متاثر ہوئی ہے، ملازمین عدم تحفظ کا شکار ہیں، فرائض کی ادائیگی میں دلچسپی نہیں لیتے، کوئی بھی موقع ہاتھ آنے پر استعفیٰ دیتے ہیں یا غیر حاضر رہتے ہیں۔ اس طرح قانونی تقاضے پورے کرنے اور نئے افراد کی تقرری میں کافی وقت لگ جاتا ہے، ان حالات میں درس وتدریس کے عمل میں خلاء پیدا ہوجاتا ہے اور طلباء کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے، کمیشن کے اراکین نے کنٹرکٹ پالیسی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ شعبہ تعلیم میں یہ پالیسی تعلیمی عمل کے فروغ وترقی میں مانع ہے۔ تعلیمی کمیشن سفارش کرتا ہے کہ محکمہ تعلیم کو کنٹرکٹ کی بنیاد پر بھرتی کی پالیسی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

4.2.16 اضافی تعلیمی اسناد حاصل کرنے پر اساتذہ کی حوصلہ افزائی:

اس سے پہلے اساتذہ کو دوران ملازمت تعلیمی قابلیت بڑھانے یا اعلیٰ تعلیمی معیار کے حامل اساتذہ کو اضافی الاؤنس دئے جاتے رہے ہیں۔ اب بھی دوسرے صوبوں اور صوبہ سرحد کی یونیورسٹیوں میں اساتذہ کو یہ مراعات حاصل ہیں جب کہ محکمہ تعلیم میں کام کرنے والے اساتذہ، لیکچرار اور پروفیسروں کو گذشتہ سال 2002ء سے یہ مراعات حاصل نہیں ہیں، اساتذہ میں تشویش پائی جاتی ہے اور وہ تعلیمی استعداد بڑھانے میں دلچسپی نہیں لیتے، اگر یہ مراعات بحال کردی جائیں تو تعلیم کے فروغ پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔

4.2.17 اعلیٰ تعلیم کے شعبہ کو صوبائی سطح پر برقرار رکھا جائے:

ضلعی حکومتوں کے قیام کے ساتھ محکمہ خواندگی و مدارس کا محکمہ بھی قائم ہوا۔ اس کے معاملات ضلعی حکومت کے سپرد کردیئے گئے۔ تاہم بہت سے مسائل حل طلب ہیں، جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ کالج کی تعلیم کو بھی ضلعی حکام کے سپرد ہونا تھا جو تا حال بعض پیچیدگیوں کی وجہ سے نہ ہوسکا۔ کمیشن نے ان مسائل ومعاملات کا جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ کالج اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کا نظم ونسق صوبائی سطح پر برقرار رکھا جائے، بصورت دیگر کئی مسائل جنم لیں گے، اور مالی بوجھ بھی بڑھنے کے ساتھ تقرری

Scanned with CamScanner

اور پروموشن کا نظام بھی متاثر ہوگا۔ کمیشن سفارش کرتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کا شعبہ ضلعی سطح پر قابل عمل نہیں ہے اور اس کا انتظام وانصرام صوبائی حکومت کے سپرد رہنے دیا جائے۔

4.3 جامعات Universities میں معیار تعلیم کو بہتر بنانے کی تجاویز:

4.3.1 جامعات کے موجودہ ڈھانچہ کے اندر تمام معلمین کے لئے محدود دورانیہ کی ہنگامی تربیت کا ایسا سلسلہ شروع کیا جائے، جس میں ان کو تعلیم و تعلم کے نصب العین اور انسانی ترقی میں فروغ علم کی مساعی کی اہمیت اور کردار سے روشناس کرایا جائے۔ علم کے تاریخی اعلیٰ وارفع معاشرتی اثرات سے ان کو آگاہ کرایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اکثر لوگ علم اور تعلیم و تعلم کو معاش کے لئے ایک پیشے سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے۔

4.3.2 موجودہ ڈھانچے میں اگلے گریڈ میں ترقی کا طریقہ کار غیر عادلانہ ہے، کیمپسوں میں بے قراری کے اسباب میں یہ سب سے بڑا سبب ہے، اس وقت ترقی کے لئے بجٹ میں اگلے عہدے کی دستیابی اور اس کی مشتہری کے لئے وائس چانسلر کی رضامندی لازمی ہے، اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کم اہلیت والے لوگ بہتر رابطوں (PR) کی بنیاد پر اعلیٰ عہدوں تک پہنچ جاتے ہیں اور بہت زیادہ اہلیت کے اہل علم پیچھے رہ جاتے ہیں کچھ مضامین کی اشاعت بھی اس کے لئے شرط ہے لیکن ان مضامین کے معیار کو جانچنے کا طریقہ کار صحیح اہلیت کے تعین میں زیادہ مددگار نہیں۔ تجویز یہ ہے کہ ترقی کے لئے تجربے اور علمی شرائط کو سخت کیا جائے، علمی معیار کو جانچنے کا طریقہ کار مزید کڑا بنادیا جائے، لیکن جب کوئی استاد دعویٰ کرے کہ اب وہ شرائط پوری کر چکا ہے تو سخت جانچ کے بعد اس کو اگلے گریڈ میں ترقی دے دی جائے۔

4.3.3 گریڈ 21 اور 22 میں اساتذہ کی ترقی کے لئے موجودہ فارمولا ناقص ہے، اس میں علمی مقام ومرتبہ کی جگہ زیادہ وزن انتظامی تجربے کو دیا گیا ہے۔ تجویز ہے کہ اس فارمولے کو بہتر بنایا جائے اور اس میں علمی مقام ومرتبہ کو زیادہ اہمیت دی جائے۔

4.3.4 اس وقت جامعات کے ڈھانچے میں مروج قوانین کے مطابق باہر کی دانش Talent کو لانے کے لئے کوئی باضابطہ گنجائش موجود نہیں بلکہ اس کا راستہ روکا گیا ہے۔ ہمارے ہاں قومی

عالمی معیار کے اہل فکر و دانش موجود ہیں، لیکن جامعات نے ان سے استفادے کی کوئی قابل رشک روایت یا انتظام وضع نہیں کیا، ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کی جامعات ڈھونڈ ڈھونڈ کر دانش Talent کو اپنے ہاں لاتی ہیں۔ تجویز ہے کہ جامعات میں مسلمہ اہل دانش وفکر سے استفادہ کے راستے نکالے جائیں۔ اسلامی روایات میں اس کی بہت اعلیٰ مثالیں موجود ہیں۔

4.3.5 جامعات کی انتظامیہ بھی اگلے گریڈ میں ترقی کا مسئلہ بڑا غیر عادلانہ ہے، اس وجہ سے انتظامی اہل کاروں کے درمیان کھینچا تانیاں ہیں، جامعات کا نظام اس سے منفی طور پر متاثر ہو رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے اصول عدل کی بنیاد پر یکساں طریقہ کار وضع کیا جائے، انتظامیہ کے لئے ایسے ہنگامی کورسوں کی ضرورت ہے، جن میں ان کو ذہن نشین کرایا جائے کہ وہ افسر نہیں بلکہ منتظمین Managers ہیں اور یونیورسٹیوں کا منتظم ہونا کوئی عار نہیں بلکہ بڑی عزت کی بات ہے۔ ان کی تعلیمی معاونین Academic facilitators کی حیثیت ایک بڑا اعزاز ہے۔

4.3.6 صوبہ سرحد میں خواتین کے لئے علیحدہ جامعہ کے قیام کا فیصلہ ایک انقلابی قدم ہے، کوشش کی جانی چاہیے کہ اس کو مستقبل میں اہم اور وسیع تر مثبت معاشرتی کردار اور اصلاحی اثرات مرتب کرنے والے ادارے کے طور پر مستحکم کیا جائے۔ مناسب ہوگا کہ اس جامعہ کا تنظیمی ڈھانچہ غیر روایتی بنیادوں پر قائم کیا جائے اور اس میں مندرجہ ذیل سفارشات کا لحاظ رکھا جائے ورنہ اس کی حیثیت ایک اضافی ادارے سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اس کا تعلیمی نظام بھی روایتی خطوط سے مختلف ہونا چاہیے۔

تجویز ہے کہ خواتین کی تعلیم عام کرنے کے لئے اس جامعہ کو بنیادی کردار سپرد کر دیا جائے، تعلیمی اداروں بالخصوص سکولوں کی سطح کی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے خواتین استانیوں کی تربیت کے لئے اس جامعہ میں ایک مضبوط ادارہ قائم کیا جائے۔ اس ادارے میں داخلہ کوٹہ کی بنیاد پر ہو اور پسماندہ علاقوں مثلاً کلاچی، ٹانک، لکی مروت، ٹل، کوہستان اور قبائلی علاقوں کی طالبات کے لئے نشستیں مخصوص کی جائیں تا کہ ان علاقوں میں پڑھانے کے لئے مقامی استانیاں میسر ہوں۔ واضح رہے کہ خواتین میں تعلیم کی شرح افسوسناک حد تک کم ہونے کی وجوہات میں ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ دیگر علاقوں میں بالعموم اور دیہی علاقوں میں بالخصوص مقامی استانیاں میسر نہیں۔ اس ادارے میں کم

Scanned with CamScanner

آمدنی والے والدین کی بیٹیوں کے لئے وظائف مختص کئے جائیں۔ استانیوں کی تربیت کا نظام بھی غیر روایتی بنیادوں پر ترتیب دینا چاہیے، اور وہ اس طرح کہ وہ اسے محض روزگار حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھیں، بلکہ قوم کی بچیوں کی ایسی تربیت کا بیڑہ اٹھائیں جو دینی امنگوں کی عکاس ہو۔

4.3.7 مغربی دانش Scholarship اور جدید افکار سے آگہی کے لئے زبانوں پر دسترس بے حد ضروری ہے، تجویز پیش کی جاتی ہے کہ یونیورسٹیوں میں جدید زبانوں کے شعبہ جات کا احیاء کیا جائے اور عالمی تناظر میں جدید زبانیں شامل نصاب کی جائیں۔

4.3.8 جامعات ایکٹ یا چارٹر کے تحت کام کرتی ہیں، یونیورسٹی کے مروجہ ایکٹ کی بہت سی شقیں اور دفعات خارج از وقت ہونے کی وجہ سے غیر موثر ہو چکی ہیں، مزید برآں مذکورہ ایکٹ میں تادیبی کارروائیوں کے لئے مناسب دفعات کا اندراج بے حد ضروری ہے۔ تجویز ہے کہ یونیورسٹی ایکٹ میں مناسب اور ضروری ترامیم کی جائیں۔

4.4 عمومی (General) سفارشات:

کمیٹی نے تعلیم کے انتظامی شعبہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے چند عمومی نوعیت کی تجاویز پیش کی ہیں جن پر عمل کرنے سے
معیار تعلیم بلند کرنے میں مدد ملے گی۔

4.4.1۔ تمام زنانہ سکولوں میں چوکیدار کے علاوہ تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہوں۔

4.4.2۔ دیہی علاقوں میں تعینات اساتذہ کو کم از کم بنیادی تنخواہ کا 10 فیصد بطور دیہی علاقہ الاؤنس دیا جائے۔

4.4.3۔ تحصیل میں موجودہ سرکل دفاتر کو مزید فعال بنایا جائے، ایک اے ڈی او کے لئے مختص سکولوں کی تعداد پچاس سے زیادہ نہ ہو تاکہ نگرانی کا کام موثر بنایا جا سکے۔ سرکل میں (اے ایس ڈی او) کی معاونت کے لئے ضروری عملہ جس میں جونیئر کلرک اور ایک نائب قاصد ہو فراہم کیا جائے۔

4.4.4۔ اساتذہ کے تبادلے سال میں ایک بار ماہ جولائی میں مکمل کر لئے جائیں، تعلیمی سال کے دوران ہر قسم کے تبادلوں پر پابندی ہو، تبادلوں میں نرمی کا صوابدیدی اختیار کسی کے پاس نہ ہو۔ تاہم

مخصوص حالات جب تبادلہ ناگزیر ہو جائے تو نظامت تعلیم ایک سمری کے ذریعے اعلیٰ حکام کو حقائق سے آگاہ کرے گی اور تبادلے کے لئے منظوری حاصل کرے گی، اضلاع میں اس عمل کو فروغ دیا جائے۔

4.4.5 ایک منتخب اور فعال ٹیچر ایسوسی ایشن کے علاوہ ہر قسم کی ٹیچر ایسوسی ایشن کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور ایسی صورت میں ضروری قانونی کارروائی کی جائے۔

4.4.6 پرائمری سکولوں میں ہیڈ ٹیچر کی تعیناتی کے لئے قواعد وضوابط بنائے جائیں۔

4.4.7 پرائمری سکولوں کے طلباء کے لئے ملیشیا رنگ اور ہائی سکولوں اور کالجوں کے طلباء کے لئے سفید شلوار قمیض کا لباس تجویز کیا جاتا ہے، البتہ ٹوپی، جرسی اور کوٹ کا رنگ ادارے کے انتخاب پر منحصر ہوگا۔ اس کا اطلاق سرکاری وغیر سرکاری اداروں پر یکساں طور پر کیا جائے۔

4.4.8 محکمہ خزانہ ومنصوبہ بندی کے ایجوکیشن سیکشن میں محکمہ مدارس وخواندگی اور محکمہ اعلیٰ تعلیم کو نمائندگی دی جائے اور ایسے افسران وہاں بھیجے جائیں جو نظام تعلیم سے بخوبی واقف ہوں۔

4.4.9 EDOs اور کالج کے پرنسپل کے انتظامی اختیار میں اس حد تک اضافہ کیا جائے کہ وہ "PTA" کی وساطت سے سکول / کالج میں خالی ہونے والی اسامی کو فوراً پر کر سکیں تاکہ بچوں کا وقت ضائع نہ ہو۔ یہ تقرری مختصر میعاد کے لئے ہو اور اس کے لئے عرصہ کی حد تین ماہ سے زائد نہ ہو۔ EDO تین ماہ کے اندر باقاعدہ تربیت یافتہ اساتذہ کی تقرری کو یقینی بنائے، مختصر عرصہ کی تعیناتی مدارس اور کالج کے فنڈز سے کی جائے، محکمہ تعلیم اساتذہ کی قابلیت کے مطابق ہر درجہ کے لئے معاوضہ کی منظوری دے۔

4.4.10 کالج کی سطح پر طلباء کی کئی تنظیمیں کالج یونین پر پابندی کے باوجود سرگرم عمل رہتی ہیں۔ بعض اوقات جھگڑا اور فساد ہو جاتا ہے جس کے لئے کالج انتظامیہ کو پولیس کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں پرنسپل کو فوری پولیس طلب کرنے کا اختیار دیا جائے، تاکہ صورتِ حال پر بروقت قابو پایا جا سکے۔

Scanned with CamScanner

آمدنی والے والدین کی بیٹیوں کے لئے وظائف مختص کیے جائیں۔ استانیوں کی تربیت کا نظام غیر روایتی بنیادوں پر ترتیب دینا چاہیے، او وہ اس طرح کہ وہ اسے محض روزگار حاصل کرنے کا ذریعہ نہ سمجھیں، بلکہ قوم کی بچیوں کی ایسی تربیت کا بیڑہ اٹھائیں جو دینی امنگوں کی عکاس ہو۔

4.3.7 مغربی دانش Scholarship اور جدید افکار سے آگہی کے لئے زبانوں پر دسترس بے حد ضروری ہے۔ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ یونیورسٹیوں میں جدید زبانوں کے شعبہ جات کا احیاء کیا جائے اور عالمی تناظر میں جدید زبانیں شامل نصاب کی جائیں۔

4.3.8 جامعات ایکٹ یا چارٹر کے تحت کام کرتی ہیں، یونیورسٹی کے مروجہ ایکٹ کی بہت سی شقیں اور دفعات خارج از وقت ہونے کی وجہ سے غیر موثر ہو چکی ہیں، مزید برآں مذکورہ ایکٹ میں تادیبی کارروائیوں کے لئے مناسب دفعات کا اندراج بے حد ضروری ہے۔ تجویز ہے کہ یونیورسٹی ایکٹ میں مناسب اور ضروری ترامیم کی جائیں۔

4.4 عمومی (General) سفارشات:

کمیٹی نے تعلیم کے انتظامی شعبہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے چند عمومی نوعیت کی تجاویز پیش کی ہیں جن پر عمل کرنے سے معیار تعلیم بلند کرنے میں مدد ملے گی۔

4.4.1۔ تمام زنانہ سکولوں میں چوکیدار کے علاوہ تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہوں۔

4.4.2۔ دیہی علاقوں میں تعینات اساتذہ کو کم از کم بنیادی تنخواہ کا 10 فیصد بطور دیہی علاقہ الاؤنس دیا جائے۔

4.4.3۔ تحصیل میں موجودہ سرکل دفاتر کو مزید فعال بنایا جائے، ایک اے ڈی او کے لئے مختص سکولوں کی تعداد پچاس سے زیادہ نہ ہو تا کہ نگرانی کا کام موثر بنایا جا سکے۔ سرکل میں (اے ایس ڈی او) کی معاونت کے لئے ضروری عملہ جس میں جونیئر کلرک اور ایک نائب قاصد ہو فراہم کیا جائے۔

4.4.4۔ اساتذہ کے تبادلے سال میں ایک بار ماہ جولائی میں مکمل کر لئے جائیں، تعلیمی سال کے دوران ہر قسم کے تبادلوں پر پابندی ہو، تبادلوں میں نرمی کا صوابدیدی اختیار کسی کے پاس نہ ہو۔ تاہم

مخصوص حالات: جب تبادلہ ناگزیر ہو جائے تو نظامت تعلیم ایک سمری کے ذریعے اعلیٰ حکام کو اس سے آگاہ کرے گی اور تبادلے کے لئے منظوری حاصل کرے گی، اضلاع میں اس عمل کو فروغ دیا جائے۔

4.4.5 ایک منتخب اور فعال ٹیچر ایسوسی ایشن کے علاوہ ہر قسم کی ٹیچر ایسوسی ایشن کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور ایسی صورت میں ضروری قانونی کارروائی کی جائے۔

4.4.6 پرائمری سکولوں میں ہیڈ ٹیچر کی تعیناتی کے لئے قواعد وضوابط بنائے جائیں۔

4.4.7 پرائمری سکولوں کے طلباء کے لئے ملیشیا رنگ اور ہائی سکولوں اور کالجوں کے طلباء کے لئے سفید شلوار قمیض کا لباس تجویز کیا جاتا ہے، البتہ ٹوپی، جرسی اور کوٹ کا رنگ ادارے کے انتخاب پر منحصر ہوگا۔ اس کا اطلاق سرکاری وغیر سرکاری اداروں پر یکساں طور پر کیا جائے۔

4.4.8 محکمہ خزانہ ومنصوبہ بندی کے ایجوکیشن سیکشن میں محکمہ مدارس وخواندگی اور محکمہ اعلیٰ تعلیم کو نمائندگی دی جائے اور ایسے افسران وہاں بھیجے جائیں جو نظام تعلیم سے بخوبی واقف ہوں۔

4.4.9 EDOs اور کالج کے پرنسپل کے انتظامی اختیار میں اس حد تک اضافہ کیا جائے کہ وہ ''PTA'' کی وساطت سے سکول / کالج میں خالی ہونے والی اسامی کو فوراً پر کر سکیں تا کہ بچوں کا وقت ضائع نہ ہو۔ یہ تقرری مختصر میعاد کے لئے ہو اور اس کے لئے عرصہ کی حد تین ماہ سے زائد نہ ہو۔ EDO تین ماہ کے اندر باقاعدہ تربیت یافتہ اساتذہ کی تقرری کو یقینی بنائے، مختصر عرصہ کی تعیناتی مدارس اور کالج کے فنڈز سے کی جائے، محکمہ تعلیم اساتذہ کی قابلیت کے مطابق ہر درجہ کے لئے معاوضہ کی منظوری دے۔

4.4.10 کالج کی سطح پر طلباء کی کئی تنظیمیں کالج یونین پر پابندی کے باوجود سرگرم عمل رہتی ہیں۔ بعض اوقات جھگڑا اور فساد ہو جاتا ہے جس کے لئے کالج انتظامیہ کو پولیس کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں پرنسپل کو فوری پولیس طلب کرنے کا اختیار دیا جائے، تا کہ صورتِ حال پر بروقت قابو پایا جا سکے۔

Scanned with CamScanner

4.5 نجی شعبہ تعلیم کا فروغ:

صوبہ سرحد میں نجی تعلیمی ادارے تعلیم کی ترقی اور فروغ کے عمل میں حکومت کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ایک اندازہ کے مطابق ابتدائی جماعتوں میں تقریبا 15% بچے نجی تعلیمی اداروں میں زیرِ تعلیم ہیں جبکہ نجی اداروں کے مالکان درس وتدریس کی سہولتیں ثانوی سطح پر بھی پہنچانے کی برابر کی سعی کر رہے ہیں ۔موجودہ حکومت نجی تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے ۔نجی تعلیمی شعبہ کی رہنمائی اور مدد کے لئے ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن ، ہائر ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور پرائیویٹ سکول اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے، تاہم پرائیویٹ شعبۂ تعلیم کئی مسائل سے دوچار ہے۔جن میں رجسٹریشن کا طریقہ کار، محکمہ تعلیم کے ساتھ مناسب رابطہ ومشاورت کی کمی، غیر ضروری ٹیکس، مناسب تعمیر کے لئے جگہ کی کمی اور دورانِ ملازمت تربیتِ اساتذہ کے وسائل کی عدم دستیابی جیسے مسائل شامل ہیں۔

کمیشن نے اِن معاملات کا تفصیلی جائزہ لیا اور سفارش کی ہے کہ نجی شعبۂ تعلیم کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے حکومت درج ذیل کا اہتمام کرے۔

4.5.1 محکمہ خواندگی اور مدارس میں نجی شعبہ کی رہنمائی اور ضروری مالی اعانت کے لئے ایک باقاعدہ سیکشن قائم کیا جائے۔

4.5.2 دورانِ ملازمت تربیت کے اداروں یعنی RITEs میں تربیت کے لئے نجی شعبہ کے اساتذہ کے لئے کوٹہ مخصوص کر دیا جائے اور تربیت کے دوران اساتذہ کو بھی وہ مراعات دی جائیں جو سرکاری مدارس کے اساتذہ کو حاصل ہوتی ہیں۔

4.5.3 تدوینِ نصاب اور شعبۂ تعلیم سے متعلق تعلیمی پالیسیاں مرتب کرتے وقت نجی شعبہ کی نمائندگی کو یقینی بنایا جائے۔

4.5.4 حکومتِ سرحد نجی تعلیمی شعبہ میں کام کرنے والے تعلیمی اداروں پر لاگو ٹیکسوں کا جائزہ لے اور ٹیکسوں کا اطلاق کرتے ہوئے تعلیمی اداروں اور دیگر تجارتی اداروں کے فرق کو ملحوظ رکھے۔

پاکستان پائندہ باد

بنوں برانڈ ٹریڈ مارک معیار میں اعلیٰ

توابل الادم

سولہ اجزاء کا مجموعہ

بنوں

سالن مصالحہ

مرچ سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، میتھی، زیرہ،
کالی، دارچینی، جلوتری، الائچی کلاں، اجورہ،
انار دانہ، تیز پتہ، جائفل، لونگ اور ٹماٹر پاؤڈر

تیار کردہ:- حاجی مقبول الرحمن، شاقیاز خان

گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور - پاکستان

Scanned with CamScanner

No.P-402 Monthly **AL-ASR** Peshawar.

جامعہ عثمانیہ پشاور

amia USMANIA Peshawar

منافع بخش کاروبار میں شرکت کی دعوت!

یایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم (الصف

اے ایمان والو۔ میں بتلاؤں تم کو ایسی سوداگری جو بچائے تم کو ایک دردناک عذا

کیا آپ چاہتے ہیں؟ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یقیناً چاہتے ہوں گے کہ آ
آمدنی دنیا و آخرت میں آپ کی بھلائی کا ذریعہ بنے تو اللہ تعالی کی رضامندی کا ر
اپناتے ہوئے قرب و جوار میں غرباء، فقراء، یتیم بچوں کا سہارا بنیں اور دین کے کا
مدارس عربیہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا مال دین سیکھنے والوں پر خرچ کریں۔

اس سلسلہ میں ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ کو نہ بھولیں جس کے تعلیمی سا
(۲۵-۱۴۲۴ھ) کا سالانہ تخمینی بجٹ 50,[illegible],003 (پچاس لاکھ پچتر
روپے)۔ جس میں تین لاکھ روپے کتب و تفسیر کی خریداری اور تقریباً 95,196,
تعمیرات کے لئے ہیں۔ آپ کی زکوۃ و عطیات اور چرم قربانی کا بہترین مصرف
﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ کو ہمیشہ کے لئے توجہات کی فہرست میں رکھیں۔

اکاؤنٹ نمبر 716-0 یونائیٹڈ بنک سنہری مسجد روڈ پشاور صدر	فارن کرنسی اکاؤنٹ 60035-3 حبیب بنک ارباب روڈ پشاور صدر صوبہ سرحد پاکستان

آپ کا
مفتی غ

Scanned with CamScanner